حسبِ معمول میگزین کے آخری صفحات پر عمران کا ایک مکمل ناول شائع کیا جا رہا ہے۔ مصنف اور اس کے اندازِ تحریر سے آپ بخوبی واقف ہیں، کردار آپ کے جانے پہچانے ہیں۔ پیشکش ہماری اور پسند آپ کی ہے ——— مدیر

قاصد کی تلاش

ابن صفی

ستار بج رہا تھا۔۔۔ روشی کا پسندیدہ ساز۔۔۔ اس کا خیال تھا کہ مشرقی سازوں میں ستار سے بہتر کوئی ساز نہیں ہے لیکن وہ اس وقت ایسا برا منہ بنائے بیٹھی تھی جیسے اسے کسی تیرکی پر دستی پی ہو۔ وہ کوئی ماہر فن بھی نہیں تھا بلکہ وہ شخص تھا جو بجانے کے ساتھ ساتھ گاتا بھی جاتا تھا۔۔ گنتی کا ناچ۔۔ لیکن فی الحال وہ صرف ستار بجا رہا تھا۔۔ روشی بیٹھی بسور رہی تھی۔

عمران تار ستار پر انگلیاں بجلی کی طرح رقص کرتی پھر رہی تھیں لیکن وہ نغمہ جو اس کے تاروں سے منتشر ہو رہا تھا اس نے پانچ جیبیں محفوظ کر رکھی تھیں [illegible] ستار [illegible] پسند کرتی تھیں لیکن روشی نے تو جیبوں کی طرح جگالی کر سکتی تھی ورنہ بطخ کی طرح اندیشہ ہو سکتی تھی [illegible] ستار چھین کر اسی کے سر پر توڑ دیتی۔ "اسے بند کرو ورنہ میں تمہارا گلا گھونٹ دوں گی" وہ دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر چیخی۔

عمران نے بلکتے ہوئے انداز میں ستار رکھ دیا اور صوفے کی طرف چھلانگ لگائی۔ دروازہ بڑی آواز کے ساتھ بند کیا جیسے صوفے کے اندر گھس جانے کا خطرہ ہو۔ "ٹھیک ہے۔" اس نے خوفزدہ انداز میں روشی سے کہا۔

"کیا ٹھیک ہے۔۔۔؟"

"بند کر دیا۔"

"میں نے ستار بند کرنے کو کہا تھا۔"

"اس میں دروازے نہیں ہیں۔" بڑی سعادت مندی سے جواب دیا گیا۔

"کیا میں یہاں جھک ماروں۔" روشی نے جھنجھلا کر کہا۔

"آیا کرو۔" عمران سر ہلا کر بولا۔

"یہ ستار کیوں خرید لائے ہو؟"

"سلیمان۔۔۔" عمران نے ہانک لگائی اور سلیمان پہلی ہی آواز پر کمرے میں آ گیا۔ "ابے میں یہ ستار کیوں خرید لایا ہوں۔" عمران نے فصیلی آواز میں پوچھا۔

"میں کیا جانوں صاحب۔"

"ہائیں... پھر کون جانے گا۔ اب تو یہ میں رائیٹرز سے پوچھ چکا ہوں کہ ستار نے مجھے کیوں خریدا تھا۔"

"میم صاحب کو سنانے کے لیے خریدا تھا۔" سلیمان نے روشی کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کیا بکتا ہے بیوقوف۔" روشی دھاڑی۔

"مرگیا بے موت۔" سلیمان ہونٹوں ہی ہونٹوں میں بڑبڑایا۔ پھر یک بیک اچھل کر بولا۔ "آہا... صاحب اب یہاں تتلیاں نہیں ہیں۔"

"کیا مطلب؟" عمران آنکھیں نکال کر بولا۔

"جب یہاں تتلیاں تھیں تو آپ ستار نہیں بجاتے تھے۔"

"پتہ نہیں کیا بک رہا ہے۔" عمران نے روشی کی طرف دیکھ کر حسرت سے کہا۔ اتنے میں فون کی گھنٹی بجی۔ عمران نے جھپٹ کر ریسیور اٹھا لیا۔ سلیمان تو کھسک چکا تھا لیکن روشی ستار کے تاروں کو چھیڑنے لگی تھی۔ "ہیلو... ہیلو سر..." دوسری طرف سے آواز آئی۔

"کیا خبر ہے...؟"

"بہت بری خبر جناب... سوٹ کیس میں [illegible] کے بجائے ایک نوزائیدہ بچے کی لاش تھی۔"

"سوٹ کیس کس نے کھولا تھا؟"

"دفتر خارجہ میں کھولا گیا تھا۔"

"میں پوچھ رہا ہوں کس نے کھولا تھا اور جب کھولا گیا تھا تو وہاں کون کون موجود تھا؟"

"اسسٹنٹ سیکرٹری مسٹر [illegible] نے کھولا تھا۔ ان کے علاوہ وہاں اور کوئی موجود نہیں تھا۔"

"لیکن تمہیں اس کی اطلاع کیسے ہوئی؟"

"دفتر خارجہ میں ہر ایک کی زبان پر یہی کہانی ہے۔"

"ہوں... اچھا اب تم اس [illegible] حاصل کرنے کی کوشش کرو... مگر دیکھو، اگر یہ کہانی اخبارات میں نہ آنے پائے تو بہتر ہے۔"

"کوشش کروں گا جناب۔"

"تم کیا کوشش کرو گے۔ خیر... یہ بتاؤ کہ واقعہ کتنی دیر پہلے کا ہے؟"

"میرے خیال سے اسے پیش آئے ڈیڑھ گھنٹے ہو چکے ہیں۔"

"بہت دیر ہوئی... [illegible] شام کے سارے اخبارات نکل چکے ہوں۔ انہیں وہیں رکوا دو۔ [illegible] سے پہلے یہ ضرور معلوم کر لینا کہ یہ خبر ان میں آئی ہے یا نہیں۔"

"بہت بہتر جناب..."

عمران نے سلسلہ منقطع کر کے وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان کے نمبر ڈائل کئے۔ "ہیلو..." دوسری طرف سے آواز آئی۔

"سر سلطان سے گفتگو کرنی ہے۔" عمران نے کہا اور ریسیور [illegible] منتظر رہا۔ پھر دیر بعد آواز آئی۔ "[illegible]..." "میں عمران ہوں جناب۔"

"اوہ کیوں... ہاں بھئی کیا یہ اسی سوٹ کیس کا قصہ ہے؟"

"جی ہاں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر یہ بات مشہور کیوں کی گئی؟"

"سرپھری کی حماقت... اور کیا کہوں۔"

"اب آپ براہ کرم اس خبر کے لیے پریس کو سنسر کیجیے۔ شام کے اخبارات میں اگر یہ خبر آنے والی ہو تو انہیں پریس سے باہر ہی نہ نکلنے دیجیے۔"

"اچھی بات ہے لیکن اس خبر کو چھپنے سے روکا ہی کیوں جائے؟"

"میں اس کیس پر کام کر رہا ہوں اس لیے اس کی تشہیر نہیں پسند کروں گا۔ بعض اوقات ایسے معاملات کی شہرت اکثر کھیل بگاڑ دیتی ہے۔"

"اچھی بات ہے یہ خبر اخبارات میں نہیں آنے پائے گی۔ میں ابھی اعلان کرائے دیتا ہوں۔"

"اعلان..." عمران نے حیرت زدہ انداز میں پلکیں جھپکائیں۔

"ہاں بھئی کیا اس کے علاوہ بھی کوئی اور صورت ہو سکتی ہے؟"

"اعلان تو صرف اتنا ہی ہو گا کہ وزارت خارجہ سے تعلق رکھنے والی کوئی خبر نہ چھاپی جائے۔"

"ہاں... آں...؟"

"نہیں... بلکہ محکمے کا ایک نمائندہ خصوصیت سے اس بات کی کوشش کرے کہ یہ خبر مقامی رپورٹروں کے توسط سے اخبارات تک پہنچی ہے یا کوئی بڑا نیوز ایجنسی اس کی ذمے دار ہے۔"

"مگر تم چاہتے کیا ہو...؟"

"کئی باتیں... پھر اطمینان سے بتاؤں گا۔ فی الحال آپ اتنا کر دیجیے۔"

"اچھا..." سلسلہ دوسری طرف سے منقطع کر دیا گیا۔

عمران ریسیور رکھ کر بیٹھ گیا۔ "کیا قصہ ہے؟" روشی نے پوچھا۔

"قصہ وہی ہے جو حاتم طائی نے شہزادی نورالنساء کو سنایا تھا... اور قصے کی نحوست سے نورالنساء کو شہزادہ زبرجد خطائی سے طلاق دلوا دی تھی۔ لہٰذا تم نہ سنو تو بہتر ہے۔"

"بتاؤ... ورنہ میں یہ ستار تمہارے سر پر توڑ دوں گی۔"

"پہلے تختی میں [illegible] کی صدا آئے گی اور اس کے بعد میں باقاعدہ طور پر گانا بھی شروع کر دوں گا۔ چلو شروع ہو جاؤ۔"

"اچھی بات ہے۔ اب مجھ سے کوئی کام لو گے۔"

"آہم... ٹھہرو... میں کیا بتاؤں۔ سن کر افسردہ ہو گی۔ خیر سنو۔ وزارت خارجہ کے دفتر میں ایک سوٹ کیس سے کسی نوزائیدہ بچے کی لاش برآمد ہوئی ہے۔"

"کیا بکواس ہے۔"

"اچھا بس اب خاموش رہو۔ قصہ سناتا ہوں تو وہ بکواس ہو جاتا ہے۔ ذرا مجھے یہ تو بتاؤ کہ ایک عورت کم از کم کتنے بچے جنتی ہوگی۔"

"کسی بچے جننے والی عورت سے پوچھو۔"

"میرا خیال ہے کہ دنیا کی ہر عورت کم از کم آٹھ بچے ضرور جنتی ہوگی۔"

"ختم کرو... [illegible] سننا نہیں چاہتی۔"

"میں دراصل ایک بزنس کے امکانات پر غور کر رہا تھا۔ یہ ایٹم اور ہائیڈروجن بم بیکار بنائے جا رہے ہیں۔ ان کا مقصد یہی ہے کہ دنیا کی آبادی کم کی جائے۔ میں کہتا ہوں اگر آبادی کم ہی کرنی ہے تو کوئی عورت مار ڈی۔ ڈی۔ ٹی کیوں نہ ایجاد کیا جائے۔"

"خاموش رہو..."

"نہیں۔ مجھے کہنے دو۔ میں اس وقت بہت اداس ہوں۔ مجھے اپنے ایک دوست کی پریشانیاں یاد آ رہی ہیں۔ اس بیچارے کا کہنا ہے کہ جب [illegible] بستر پر بیٹھتا ہوں تو ایک طرف سے بچے کان کھاتے ہیں اور دوسری طرف سے بیوی۔ بچوں کو فلٹ مار کر بھگا دیتا ہوں لیکن بیوی کا کیا کروں۔ مجھے تو [illegible] اس کے لیے بھی کوئی تدبیر بتاؤ ورنہ میں تمہاری بھی شادی کرا دوں گا۔ روشی ڈیئر ٹھیک اسی وقت میں نے سوچا تھا کہ کوئی عورت مار ڈی۔ ڈی۔ ٹی یا فلٹ کیوں نہ ایجاد کیا جائے۔ ایسی [illegible] جلدی [illegible] بتاؤ... ہائے... تمہارا کیا خیال ہے؟"

روشی کوئی جواب دیئے بغیر اٹھی اور دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ عمران اپنا بائیاں گال کھجاتا ہوا کچھ سوچ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے پھر ریسیور اٹھایا اور جولیانا فٹز واٹر کے نمبر ڈائل کئے۔ "ہیلو" دوسری طرف سے آواز آئی۔ بولنے والی جولیانا ہی تھی۔

"ایکس ٹو۔"

"یس سر..."

"سینٹ لارنس کالونی میں ایک عمارت ہے۔ ڈبلیو۔ لا ۵۔ اس کے مکینوں کی تفصیل درکار ہے۔"

"بہت بہتر جناب۔ کیا یہ کوئی کیس ہے؟"

"نہیں۔" عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "میں بدصورت عورتوں کی مردم شماری کرا رہا ہوں۔"

"معاف کیجیے گا جناب۔" جولیا کی سہمی ہوئی آواز آئی۔

"دو گھنٹے بعد مجھے اطلاع ملنی چاہیے۔"

"بہت بہتر جناب..."

عمران نے ریسیور رکھ کر کھونٹی سے کوٹ اتارا اور پھر پانچ منٹ کے اندر ہی وہ باہر جانے کے لیے تیار ہو گیا۔ اسی دوران میں روشی بھی اندر آ گئی تھی۔ "تم آج آفس کیوں نہیں گئیں؟"

"کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ میں نے استعفیٰ دے دیا ہے۔"

"ہائیں! کب اور کیوں؟"

"پرسوں..." روشی نے لاپروائی سے کہا۔ "ایک آفیسر صاحب مجھ پر بہت زیادہ مہربان ہو گئے تھے۔ پرسوں فرمانے لگے کہ میں تمہیں خوابوں میں دیکھتا ہوں۔"

"چ چ چ..." عمران نے سر ہلا کر افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ "اب تم لوگوں کو خوابوں میں بھی نظر آنا پسند نہیں کرتی۔ مجھے دیکھو کہ میں آئینہ [illegible] لگا کر سوتا ہوں کہ کبھی تو صاف نظر آؤں۔"

"تم کہاں جا رہے ہو...؟"

"میں کچھ نہیں..."

"مجھے بھی پتہ نہیں ہے کہ اس وقت کہاں جاؤں گی۔ [illegible] ہم ساتھ ہی چلیں..."

"تم نے استعفیٰ دے کر بہت برا کیا ہے۔"

"چلو... نکلو..." روشی نے اسے دھکا دیا۔

عمران نے کار ایک گلی میں موڑ دی۔ روشی نے جھلا کر کہا۔ "یہ کہاں لے آئے۔"

"یہ مفلسوں کی ٹھنڈی سڑک ہے۔" عمران نے طویل سانس لے کر کہا۔ روشی ناک سکوڑے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔ یہ ایک گندی گلی تھی۔ یہاں جگہ جگہ دلدلیں سی نظر آ رہی تھیں اور عمران کی کار بالکل تباہ ہوتی جا رہی تھی۔ اس نے ابھی حال ہی میں اپنی دقیانوسی فورڈ بیچ ڈالی تھی اور یہ گاڑی خریدی تھی۔ "دیکھو... ذرا... تم اپنے اوپر یہ شال ڈال لو اور پھر اس انداز سے ٹیک لگا کر بیٹھ جاؤ جیسے تم سے بیٹھا نہ جا رہا ہو۔ چہرے پر نقاہت کے آثار بھی ہونے چاہئیں۔"

"کیا مطلب؟" روشی نے اسے تیکھی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم ایک شاندار ایکٹرس ہو۔ میں نے تمہیں بارہا آزمایا ہے۔ کیا اس وقت تم ایک ایسی عورت کی ایکٹنگ نہیں کر سکتیں جو دو چار گھنٹے بعد ماں بننے والی ہو۔"

"میں تمہیں مار ڈالوں گی۔"

"چلو تم مجھے مار ہی ڈالنا... مجھے منظور ہے لیکن اس وقت تو یہی کرو جو میں کہہ رہا ہوں۔"

"نہیں، یہ مجھ سے نہیں ہو گا۔"

"پھر کیا ہو گا تم سے... [illegible] ہو سکتی ہے تو [illegible] سکتی ہو..."

"میں کہے دیتی ہوں گھر [illegible] کر دوں گی تم پر..."

"رسید کر دو... مگر تم سے اتنا نہیں ہو سکے گا۔ یہ بہت ضروری ہے روشی۔ تم میرا اتنا سا کام کر دو اور تم سے زیادہ چالاک عورت آج تک میری نظروں سے نہیں گزری۔"

"جولیانا فٹز واٹر۔"

"ارے وہ تو بالکل گاؤدی ہے۔ تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔"

"پھر اسے کیوں رکھ چھوڑا ہے؟"

"سر سلطان نے رکھا ہے میں نے نہیں... دیکھو میں نے نہیں رکھ چھوڑا۔ شاباش جلدی کرو ورنہ سارا کھیل بگڑ جائے گا۔"

روشی نے طوعاً و کرہاً شال اپنے اوپر ڈال لی اور پھر عمران جیسا کہتا رہا وہ

حقیقتاً کوئی ایسی ہی عورت معلوم ہونے لگی تھی جو عنقریب [illegible] ہونے والی ہو۔

"یا خدا..." عمران بڑبڑایا۔ "یہ سفر جلد ختم کر دے ورنہ میں اس عورت کو گاڑی سے دھکیل دوں گا۔"

"الو کے... الو... سور..." روشی چیختی ہوئی [illegible] سیدھی بیٹھ گئی۔

"ارے یہ کیا..." عمران بوکھلا کر بولا۔ "یہ کیا کر رہی ہو۔ مجبوری ہو جائے تو خدا کے لیے میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔"

"نہیں..."

"یہ ایک بہت بڑا کیس ہے روشی! بہت اہم۔"

"تو پھر تم مجھے غصہ کیوں دلاتے ہو۔"

"اب نہیں دلاؤں گا۔" عمران جلدی سے بولا۔ "اسی پوزیشن میں بیٹھی رہو۔" روشی پھر اسی طرح بیٹھ گئی اور عمران نے اپنے ہونٹ مضبوطی سے بھینچ لیے۔ بعض اوقات وہ حقیقتاً غیر ارادی طور پر بکواس کرنے لگتا تھا۔

[illegible] سے کار روک دی۔ بائیں جانب ایک دروازے پر ایک بوڑھی سی عورت کھڑی تھی۔ عمران نے اشارے سے اسے قریب بلایا اور آہستہ سے پوچھا۔ "[illegible] ہے؟"

"جی ہاں صاحب!" وہ روشی کو گھورتی ہوئی بولی۔

"[illegible] مجھے [illegible] تمہارا انعام ہے اسے مجبور کر کے [illegible] ساتھ چل جائے۔ یہ ایک بہت بڑے گھرانے کی لڑکی ہے۔"

"معاف کیجئے صاحب۔" عورت سر ہلا کر بولی۔ "میں اسے اپنے [illegible] ہوں... گھر جانا کہاں ہو گا۔"

"ارے جلد بھی دوڑی جائے گی۔ اگر میں جگہ کا انتظام کر سکتا تو اسے ایسی حالت میں ساتھ لیے کیوں پھرتا۔ مجھے ہی بتایا گیا ہے کہ تم جگہ کا بھی انتظام کر دیتی ہو۔"

"تب تو بہت خرچ ہو گا صاحب۔"

"کتنا... ہزار... دو ہزار... چار ہزار..."

"بس بس ٹھیک ہے۔ سب ہو جائے گا۔ یہ جگہ [illegible] بھی مل جائے گی۔" عمران نے آنکھوں سے روشی کی طرف دیکھا۔ اس کی حالت میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ وہ اب [illegible] معلوم ہو رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد [illegible] عورت کے [illegible] اس کی صحت بہت اچھی تھی اس کے جسم پر [illegible] رنگ [illegible] آنکھیں [illegible] وہ عورت سے [illegible] بھی معلوم ہوتی تھی۔

"اوہ... بہت بہت شکریہ۔" عمران نے [illegible] انداز میں کہا۔ "آپ بیٹھ جائیے۔" [illegible] آنے والی عورت نے ایک [illegible] روشی [illegible] نشست کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔ [illegible]

حرکت میں آئی ہی تھی کہ [illegible] عورت نے دانت نکال کر کہا۔

"میرا انعام نہ بھولیے گا صاحب!"

"اوہ... ابھی نہیں۔" عمران نے سر ہلا کر کہا۔

"فرقی سکوئیر کالونی کی طرف چلئے جناب۔" پچھلی نشست پر بیٹھی ہوئی عورت نے کہا۔

"اچھا..." عمران نے جواب دیا۔ دفعتاً روشی آہستہ سے کراہی اور بڑبڑانے جیسے لہجے میں بولی۔ "یہ... یہ کہاں ہے..."

"فکر نہ کیجئے۔" عورت نے جواب دیا اور عمران نے [illegible] اسے اچھی طرح جانتی ہوں۔ گھروں سے بیشتر بے نیاز رکھیے۔ فرقی سکوئیر کالونی میں پہنچ کر عورت نے ایک طرف کار موڑنے کو کہا پھر شاید وہ دو ایک سڑکیں [illegible] بعد کار ایک چھوٹی سی خوبصورت عمارت کے سامنے رک گئی۔

"آپ انہیں لائیے جناب!" عورت نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ پھر وہ عمارت کی طرف چل پڑی۔ صدر دروازہ مقفل تھا۔ عورت نے قفل کھول کر ان کا انتظار کیے بغیر اندر چلی گئی۔

[illegible] عمران نے [illegible] روشی [illegible] کہا۔ "اگر آپ اس قابل ہوں تو آہستہ آہستہ [illegible]"

"میں دیکھتی جاؤں... تم... جلدی کرو۔ اگر اس نے عمارت کے باہر ہی اس قسم کا ہنگامہ کر دیا تو بہت دشواری پیش آئے گی۔" روشی کار ہی میں شال پھینک کر نیچے اتر آئی اور وہ دونوں تیزی سے عمارت میں گھستے چلے گئے۔ عمران نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ وہ راہداری میں تھے کہ عورت سے مڈبھیڑ ہو گئی... عورت روشی کو برابر گھورے جا رہی تھی۔ اس کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا اور آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

"ہاں ماں جی!" عمران آہستہ سے بولا۔ "تو اسی طرح لوگ تم سے ملتے ہیں اور تم انہیں یہاں لاتی ہو اور پھر شہر کے مختلف حصوں میں [illegible] بچے پائے جاتے ہیں۔ [illegible] اطمینان سے [illegible] ہوں گی۔"

عورت کا چہرہ تاریک ہو گیا تھا۔ اس نے خود پر قابو پانے کے لیے ہونٹ دانتوں میں دبا لیا۔

"چلو... چلو... یہاں بیٹھنے کی [illegible]" عمران بولا۔ لیکن عورت بدستور کھڑی رہی۔ "چلو" روشی نے آگے بڑھ کر اسے دھکا دیا۔ عورت انہیں ایک کمرے میں لائی۔ یہاں چند کرسیاں اور کچھ [illegible] پڑی ہوئی تھیں اور کمرہ نیم روشن تھا۔ عمران نے سوئچ آن کر کے ایک بلب روشن کر دیا۔

"بیٹھ جاؤ..." عورت کسی [illegible] کی طرح کرسی میں ڈھیر ہو گئی۔

"اب بتاؤ کہ پچھلی رات تم نے کہاں اور کون سا کارنامہ انجام دیا تھا۔"

"آپ... آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے جناب۔ میں کبھی کوئی غیر قانونی کیس نہیں [illegible] ایسے لوگوں کے لیے جو [illegible] کا انتظام نہیں کر سکتے۔"

"چلو ٹھیک ہے۔ لیکن پچھلی رات تم کہاں گئی تھیں؟"

"کہیں نہیں جناب۔ یقین فرمائیے کہ میں پچھلے ہفتے سے بیکار ہوں۔ ویسے میں لوگوں کے گھروں پر بھی جاتی ہوں۔"

"مگر پچھلی رات کو... نہیں تم جھوٹ بول رہی ہو۔"

"آپ یقین فرمائیے۔"

"سنو!" عمران سخت لہجے میں بولا۔ "ہم لوگ صرف پوچھ گچھ کرتے ہیں۔ اگر کامیاب نہیں ہوتے تو معاملہ پولیس کے ہاتھوں میں چلا جاتا ہے اور تم جانتی ہی ہو گی کہ پولیس والے کس طرح پیش آتے ہیں۔ تم تو عورت ہو بڑے بڑے تیس مار خاں کو الٹا لٹکا کر اقبال جرم کرا لیتے ہیں۔"

عورت اسی طرح [illegible] رہی۔ "تم بولتی کیوں نہیں؟" روشی نے غصیلی آواز میں کہا۔ "زبان کھولو ورنہ میں تمہارے اعتراف کرنے سے پہلے ہی وہی برتاؤ کروں گی جو پولیس کر سکتی ہے۔"

"خدا کے لیے مجھے چھوڑ دیجئے میں کچھ نہیں جانتی۔"

"[illegible] اعتراف کر لو [illegible] اس معاملے کو [illegible] گے"

"مسٹر عادل" عمران نے آہستہ سے کہا۔

"یہ... دیکھیے..." وہ بولی۔ "میرا پیشہ بھی کیا ہے... [illegible] قانونی ہے یا غیر قانونی... آپ ہی... دیکھے آپ کی پیشانی پر [illegible]" وہ سانس لینے کے لیے رک گئی۔

"میں کب کہتا ہوں کہ تم نے [illegible] کوئی غیر قانونی حرکت کی ہو گی۔"

"میں آپ کے متعلق بھی [illegible] تھی کہ آپ [illegible] کوئی انتظام نہیں ہے۔"

"قطعی" عمران سر ہلا کر بولا۔ "قدرتی بات ہے۔"

"اسی طرح پچھلی رات ایک صاحب آئے تھے اور مجھے اپنے ساتھ گھر لے گئے تھے۔ میں فراغت کرانے کے بعد واپس آ گئی تھی۔ میں نہیں جانتی کہ معاملہ کیا تھا۔"

"بچہ زندہ تھا؟"

"جی ہاں..."

"اس کے بال بھورے تھے؟"

"جی ہاں بھورے ہی تھے۔"

"کیا وہ عورت یوریشین تھی؟"

"جی نہیں دیسی لیکن رہن سہن مغربی تھا۔"

"پتہ..."

"گیا رحمی شاہراہ پر ایک گلی ہے... میں اس کا نام نہیں جانتی۔ مکان کا نمبر بھی نہیں بتا سکوں گی لیکن اگر آپ مجھے ساتھ لے چلیں تو دکھا سکتی ہوں۔"

"کتنا معاوضہ ملا تھا؟"

"ڈیڑھ سو جناب!"

"ہوں... اور اس وقت [illegible] کیوں ہو سکتا ہے۔ اگر نہیں تو اتفاقی طور پر کوئی لیڈی ڈاکٹر کیوں نہیں بلائی گئی؟"

"میں اس کا کیا جواب دے سکتی ہوں۔"

"خیر۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "چلو مجھے وہ گھر دکھا دو جہاں..."

"مگر میرا انجام کیا ہو گا... کیا وہ لوگ مجھے ختم کر دیں گے؟"

"پتہ نہیں، تم اس فکر میں نہ پڑو... تمہارا انجام برا نہیں ہو گا [illegible] سوچ سمجھ کے کام لو۔"

"میں نہیں سمجھی جناب۔"

"بہت معمولی سی بات ہے۔ یعنی تم اپنی زبان بند رکھو گی۔ اگر کسی سے بھی اس واقعے کا تذکرہ کیا تو ایک ہی گھنٹے بعد تمہیں برے نتائج سے دو چار ہونا پڑے گا۔" وہ باہر آ کر پھر کار میں بیٹھ گئے۔ عورت پچھلی ہی نشست پر تھی۔ "تم اپنا میک اپ ٹھیک کر لو۔" [illegible] تمہاری آنکھیں [illegible] ہیں۔ [illegible] عمران نے عورت سے کہا۔ "شال! اس پر پھینک دو۔"

کچھ دیر بعد کار گیا رحمی سڑک پر پہنچ گئی۔ عمران نے عورت کے کہنے پر رفتار کم کر دی۔ تھوڑی دیر بعد عورت بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔ "جس کے سرے پر نیلا بورڈ نظر آ رہا ہے۔"

"ہوں... اچھا۔" عمران نے کار اسی گلی میں موڑ دی اور رفتار کم کر دی۔ "بائیں جانب والا مکان... جس کی کھڑکیوں پر نیلے پردے ہیں۔" عورت بولی۔

"ٹھیک..." عمران نے گیئر بدلا اور کار کی رفتار پھر تیز ہونے لگی۔ گلی سے نکل کر اس نے کار فرقی سکوئیر کالونی کی طرف موڑ دی۔ عورت خاموش تھی۔ دفعتاً عمران نے پوچھا۔ "اس مکان میں کتنے افراد ہیں؟"

"تین... جناب... ایک مرد، زچہ... اور ایک بوڑھی عورت۔"

"زچہ کی عمر کیا تھی؟"

"بیس سال سے زیادہ نہیں۔"

"غالباً تیسرا بچہ ہو گا۔"

"نہیں جناب پہلا بچہ۔"

"خیر اچھا اب تم یہاں اتر جاؤ۔ لیکن میں ایک بار پھر یاد دلا دوں کہ تمہیں اپنی زبان بند رکھنی ہو گی۔" کار فرقی سکوئیر کالونی کی اسی عمارت کے سامنے رک گئی تھی جہاں عمران اسے پہلے لایا تھا۔

*

واپسی پر عمران نے جوزف کو فون کیا لیکن جواب ملا [illegible] زیادہ وقت نہیں گزرا تھا لیکن ابھی تک جوزف کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں [illegible] تھی۔ اس نے سلیمان سے پوچھا [illegible]

[illegible] نہیں رہی تھی لیکن عمران سے کوئی بھی جواب نہ ملا۔ عمران کی [illegible] [illegible] آگر وہ لکھتے ہیں آ سکے [illegible] کامیابی [illegible] اطلاع دے کر مزید وقت طلب کرے۔ اس وقت عمران اپنے فلیٹ ہی میں تھا۔ [illegible] کے سلسلے میں معلومات فراہم کرنے کے لیے [illegible] پر [illegible] تھا۔ وہ تھوڑی دیر کچھ سوچتا رہا پھر فون کے نمبر ڈائل کیے۔

"ہیلو۔۔۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"ایکس ٹو۔"

"یس سر۔"

"سیٹ ڈرفس کالونی میں ایک عمارت ہے [illegible]۔۔۔ تم اس کے گرد پھیل جاؤ۔ جتنی جلد ممکن ہو۔"

"کیا عمران کو بھی اس کی اطلاع دی جائے گی؟"

"نہیں صرف اپنے ساتھیوں کو لے جاؤ۔"

"بہت بہتر جناب۔"

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا۔ اس نے ابھی تک لباس نہیں بدلے تھے۔ [illegible] اس نے ریوالور نکالا اور اسے جیب میں ڈالتا ہوا فلیٹ سے نکل آیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار سیٹ ڈرفس کالونی کی طرف جا رہی تھی۔

[illegible] کالونی کی ایک مشہور عمارت تھی لیکن [illegible] کے اعتبار سے [illegible] کالونی سے باہری تصور کرنا چاہیے کیونکہ اس کے آس پاس اور کوئی عمارت نہیں تھی۔ کالونی کی آخری آبادی سے [illegible] شاید [illegible] کے گرد مختلف قسم کے پھلوں کے باغات تھے اور ان کا تعلق عمارت سے تھا۔

عمران نے ٹھیک عمارت ہی کے سامنے کار روک دی اور [illegible] سے دیکھا کہ صدر دروازے پر ایک بڑا سا قفل لٹک رہا ہے۔ عمران نے چاروں طرف دیکھ کر ایک طویل سانس لی۔۔۔ شاید ابھی تک تنویر وغیرہ وہاں نہیں پہنچے تھے۔ وہ کار سے اتر کر عمارت کی طرف بڑھا۔ پھاٹک پر ایک چھوٹی سی تختی آویزاں تھی [illegible] لیکن قریب پہنچنے پر تحریر نظر آئی۔

عمارت کرائے کے لیے خالی ہے

عمران نے [illegible] پار کر کے [illegible] تو عمارت آباد تھی۔ [illegible] پھاٹک میں بندی تھا لیکن [illegible] عمارت کے صدر دروازے کا فاصلہ زیادہ نہیں تھا [illegible] جس کی سطح بالکل شفاف تھی۔

اطلاع عام

اردو کی آبرو ابن صفی کے پرستاروں کی فرمائش پر ڈائجسٹ نما نمبر 178 دسمبر 99ء کے پہلے ہفتے میں **صدی نمبر** کے نام سے پیش کیا جا رہا ہے۔ اس خاص نمبر میں ابن صفی مرحوم کے چار طویل خاص نمبر فریدی اور حمید کی باوقار شخصیت کے ساتھ اور ابن صفی کے وہ ناول جواب تک کہیں بھی شائع نہیں ہوئے اور ابن صفی مرحوم کے فن اور شخصیت کے بارے میں مضامین کے ساتھ جلوہ گر ہو رہا ہے۔

قیمت فی شمارہ =/40 روپے ہوگی۔

ڈائجسٹ نما کے پرستاروں کو یہ **صدی نمبر** بھی عام شماروں کی تعداد میں بھیجا جائے گا۔ ایجنٹ و قارئین حضرات نوٹ فرمالیں۔

پتے کی بات

[illegible] ایک طاقت ہے۔ اس کے بل بوتے پر حکومت قائم [illegible] جس کے بل بوتے پر حکومت کرنے [illegible] ہے۔

جو شخص اچھی کتابیں پڑھنے کا شوق نہیں رکھتا [illegible] سے دور ہے۔

[illegible]

* عابدہ۔۔۔ [illegible]

گرد و غبار کا نام بھی نہیں تھا۔ اس نے کھڑکیوں کے شیشوں پر بھی نظر ڈالی وہ بھی گرد آلود نہیں تھے۔

"[illegible]" وہ مسکراتا ہوا بڑبڑایا۔ پھر اس نے نہایت اطمینان سے ایک کھڑکی کا شیشہ توڑا۔ ہاتھ ڈال کر اس کا بولٹ نیچے گرا دیا۔ دونوں پٹ کھل گئے۔ کھڑکی میں سلاخیں نہیں تھیں۔ لہٰذا اندر پہنچنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ وہ ایک وسیع کمرے میں تھا۔ [illegible] یہاں بھی کسی چیز پر گرد و غبار نہیں ملا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آج ہی فرنیچر کی صفائی کی گئی ہو۔ وہ آگے بڑھا۔۔۔ [illegible] اور کمروں کی قطاریں چلی گئی تھیں۔ وہ [illegible] نظر آئے۔ اس کا خیال تھا کہ ایک بار پوری عمارت کا سرسری جائزہ لینے کے بعد ایک ایک کو دیکھے گا۔

اچانک کہیں سے کسی وزنی چیز کے گرنے کی آواز آئی اور ساتھ ہی اس نے ہلکی سی کراہ بھی سنی۔ وہ چلتے چلتے رک گیا۔ یقیناً وہ کسی کے کراہنے ہی کی آواز تھی۔ عمران آگے بڑھا۔۔۔ آواز پھر آئی اور وہ اسی سمت چل پڑا۔ [illegible] دو چار ہی قدم چلنے کے بعد اس نے [illegible] ایک طویل و عریض کمرہ [illegible] ایک طرف ایک سائبان تھا جس کے نیچے ایک عورت [illegible] شاید زندہ ہونے کی جدوجہد کر رہا [illegible] اس عورت کا چہرہ دوسری طرف تھا اور [illegible] کے حلق سے گھٹی گھٹی سی کراہ نکل جاتی تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور [illegible]

"[illegible]۔۔۔" اس نے حیرت سے کہا [illegible]

[illegible] سے جلدی آیا تھا۔ "یہ کیا ہوا؟"

"آہ۔۔۔ عا۔۔۔" جولیا نے گردن جھٹکی شروع کی۔ اس کی آنکھوں سے [illegible] تھا۔ "نہیں چھوڑ۔۔۔" عمران نے [illegible] اور جولیا کے حلق سے گھٹی گھٹی سی آوازیں نکلنے لگیں۔

"اوہ۔۔۔ دل۔۔۔ [illegible] تو بتاؤ کیسے [illegible]"

"[illegible] ہے۔" اس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور [illegible] کی گرہ کھولنے لگا۔

"تمہیں شرم نہیں آتی ایسے [illegible]۔۔۔" اس کی زبان سے [illegible] نہیں ہو سکے [illegible] جولیا [illegible] اس کی آنکھیں سرخ تھیں ان میں آنسو بھی تھے اور غصے کی چنگاریاں بھی تھیں۔

"کس نے دروازے تمہیں یہاں بھیجا تھا؟" عمران نے [illegible] سے کہا۔

"چلو۔۔۔ [illegible] یہاں سے نکلنا ابھی آسان کام نہیں [illegible]"

"وہ باہر [illegible] موجود ہوں گے۔"

"تب۔۔۔ [illegible]۔۔۔ میں تو یہاں [illegible] کوشش کرتا ہوا آیا تھا۔"

"جولیا اس کی بات پر دھیان دیے بغیر [illegible] یہاں آ [illegible] انھوں نے مجھے پکڑ کر [illegible] اور [illegible] شروع کر دی [illegible] کیا کرنا چاہیے۔ [illegible] عمارت کو [illegible] کر [illegible] جب تک ان کی تعداد پوری ہو جائے تو [illegible] سے سب کو ٹھکانے لگا دیں گے۔"

"بہت خوب۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "لیکن تم یہاں آئی کیوں تھیں؟"

"تم کیوں آئے ہو؟" جولیا جھٹ پڑی۔

"میں تو۔۔۔ اس لیے آیا تھا کہ اس عمارت کو کرائے پر حاصل کروں [illegible] باہر کرائے پر دینے جانے کے لیے اعلان موجود ہے۔"

"مجھے ایکس ٹو نے بھیجا تھا اور مجھے یقین ہے کہ تم اسی کی ہدایت پر یہاں آئے ہو گے۔"

"کیا تم میری ہی طرح یہاں داخل ہوئی تھیں؟"

"تم کیسے آئے ہو؟"

"صرف ایک کھڑکی کو تھوڑا سا نقصان پہنچا کر۔"

"میں پھاٹک کے تالے [illegible]"

"واقعی۔" عمران نے خوش ہو کر کہا۔ "ایک بیرے کی [illegible] ورنہ اگر [illegible] تو شاید ہی [illegible] کر [illegible] کا تھا [illegible] یہاں [illegible] میں ایک بھی [illegible] نہیں ہے۔"

"اب غلطی تو ہو ہی گئی۔"

"اگر ان لوگوں سے بھی کوئی غلطی ہو جاتی تو کیا ہوتا۔" عمران [illegible] آواز میں بولا۔ "پھر ایک [illegible] اختیار کرنے کے لیے [illegible] بالکل غلط ہوتی جا رہی ہو۔۔۔ شیزان کی تعداد کتنی تھی؟"

"چار آدمی تھے۔" جولیا نے [illegible] "لیکن تم [illegible] ٹھیک کرو گے [illegible] تمہاری فکر ہو رہی ہے۔"

"نہیں تم [illegible]" عمران [illegible] "اگر میں [illegible]"

"تم [illegible] میں [illegible] نہیں کہہ سکتی [illegible]"

"میں اس وقت [illegible] نہیں ہوں۔ [illegible] اب [illegible] چپ چاپ باہر نکل [illegible]"

"کیا مطلب۔۔۔؟"

"مطلب یہ کہ وہ کار تمہیں اس وقت تک [illegible] نہیں مل سکے گی جب تک کہ تم باقاعدہ طور پر پھاٹک کے [illegible]"

"میں تنہا ہرگز نہیں نکلوں گی۔"

"کیوں۔۔۔!"

"چلو۔ جولیا اسے دیکھنے لگی۔"

"میرا خیال ہے کہ [illegible] کے دوسرے [illegible] اس

عمارت کے باہر موجود ہوں گے۔ تمہارے چہرے ابھی ڈھکے ہوئے ہیں [illegible] کیا فائدہ نہیں۔۔۔ جاؤ۔۔۔ میری گاڑی لے جاؤ۔۔۔ کیا تمہیں شکرال کا عمران یاد نہیں۔" لیکن جولیا نے کان نہیں دھرا۔ وہ اسے [illegible] گھور کر رہ گئی۔

"کیوں؟ وہ سائنسدان کی [illegible] لڑکیاں کہاں گئیں۔۔۔" صفدر نے مسکرا کر پوچھا۔

"شکرال والے عمران کے قدم جہاں جاتے ہیں۔۔۔ [illegible] درختوں کے جھنڈ سے نکلتے دیکھ پایا تھا۔ وہ تیزی سے اس طرف آ رہے تھے۔ جیسے ہی وہ قریب آئے جولیا نے پوچھا "کیا تم نے ان چاروں کو دیکھا تھا؟"

"ہاں۔" تنویر نے [illegible] انداز میں سر ہلایا۔ "وہ [illegible] کے ساتھ دیکھ کر چلا گیا تھا۔"

"وہی چار آدمی جو اس عمارت سے نکلے تھے۔"

"ہو سکتا ہے ہماری آنکھیں اتنی ہی کمزور ہو گئی ہوں کہ چار کے دو نظر آنے لگے ہوں۔" تنویر کے لہجے میں طنز تھا۔

"یہ ایک اور پیچیدہ مسئلہ ہے۔" [illegible]

"اسے [illegible] یاد رکھنا [illegible]"

[illegible] چاپ چاپ [illegible] سے [illegible]

"یہ [illegible]" [illegible] نے حیرت سے پوچھا۔

"[illegible] ہے۔ کیوں؟"

"[illegible] کیوں؟"

"[illegible]۔۔۔ ویسے میرے [illegible] صاف ہیں۔ اور [illegible] خیال رکھتی ہوں۔"

[illegible]

"کیا مطلب۔" [illegible] تم دونوں یہاں کب کے بیٹھے ہو؟"

"[illegible] ہے۔۔۔ ویسے میرا خیال تھا کہ [illegible] اس وقت تم

دہلی کا واقعہ

محمد اعظم نے T.V خریدا جس کی گارنٹی ایک سال کی تھی جب بھی T.V بگڑا محمد اعظم نے کمپنی کو فون کیا، مکینک آیا اور درست کر گیا۔ ایک سال بعد خراب ہوا تو اپنے علاقے کے مکینک سے رجوع کرنا پڑا، مکینک نے تیس روپے فیس جمع کرائی، شام کو آیا T.V دیکھا، اینٹینا اٹھایا اور چلا گیا۔ T.V کام کرنے لگا۔ ہر مہینے میں ایک دو بار ایسا ہوتا۔ ایک روز محمد اعظم نے ایک دکان پر "T.V گائیڈ" نامی کتاب بکتی دیکھی بارہ روپے میں خرید لی۔ پڑھی تو معلوم ہوا کہ ۵۰٪ T.V کی خرابی صرف اینٹینا کی خرابی سے ہوتی ہے۔ آخر میں کتاب والا کا چھاپا ہوا کلر T.V گائیڈ کا بھی اشتہار دیکھا۔ محمد اعظم نے "کلر T.V گائیڈ" بھی پینتیس روپے میں خرید لی اور اسے پوری توجہ سے کئی کئی بار پڑھا۔ بہت سی باتیں معلوم ہوئیں تو محمد اعظم نے ہمت کر کے مرمت کا سامان جو T.V کو چیک کرنے میں مدد دیتا ہے ستر روپے میں خرید لیا۔ اپنے T.V پر ہی پہلا کام کیا اور کامیاب ہوئے۔ ہمت بڑھی۔ پڑوس کے لوگوں کے ٹی وی بھی درست کئے اور تین مہینے میں تو دور دور سے بھروسہ کرنے لگے۔ ایک دن دیکھا ____ محمد اعظم کے گھر پر بورڈ لگا تھا:

"کلر اور بلیک اینڈ وائٹ T.V ری پیئر ہاؤس" ملنے کا وقت: صبح ۸ سے ۹ بجے تک، شام چھ بجے کے بعد

اس طرح محمد اعظم نے اپنے لئے پارٹ ٹائم ورک حاصل کر کے اپنی آمدنی بھی بڑھائی اور اپنے T.V کی مرمت فیس سے بھی بچ گیا۔ ہر وہ انسان جو اردو پڑھنا جانتا ہو اور T.V سے دلچسپی رکھتا ہو T.V گائیڈ اور کلر T.V گائیڈ پڑھ کر اچھا مکینک بن سکتا ہے ____ رام کرشن اگروال

دونوں کے لئے [illegible] موجود ہوتے تو [illegible]" عمران نے کہا اور عمارت کی طرف مڑ گیا۔

* * *

وہی آنکھیں نکالنے والی [illegible] تھی اور عمران [illegible] جیسے ہی اٹھنے [illegible] ایک [illegible] پڑے گا۔

"کیا یہ کیس تمہارے شایان شان ہے" [illegible]

"میرے شایان شان تو کچھ بھی نہیں ہے۔ اس لئے مجھے [illegible] کی چھت کے نیچے پناہ مل سکی۔" عمران نے [illegible] اور زیادہ [illegible]

"خواہ مخواہ مجھے پریشان کیا [illegible] جاتے ہیں [illegible] پولیس [illegible]"

"ارے۔۔۔ ارے۔۔۔ [illegible]"

"پولیس۔۔۔ پولیس [illegible] ایک شریف [illegible] اس بیچاری کو [illegible] خوفزدہ [illegible] کو [illegible] میں سے کسی نے [illegible] وقت [illegible] ہے۔۔۔ [illegible]"

"کیا وہ سوالی وہاں موجود تھا۔"

"نہیں وہاں کوئی موجود [illegible]"

"مجھے پہلی اس کی [illegible] نہیں ہے۔" [illegible] اس سوٹ کیس سے [illegible] کوشش [illegible] جانے لگی۔"

"کیا مطلب۔۔۔؟"

"[illegible] وفتر امور خارجہ کے لئے [illegible] جا پہنچا [illegible] پولیس اسٹیشن [illegible] کرتا [illegible] پہنچا تھا لیکن وہاں کسی نے بھی اسے [illegible] دفتر امور خارجہ کے سپرد کر دیا۔"

"اوہ۔۔۔ تو وہ سوٹ کیس۔۔۔؟"

"بڑی اہمیت رکھتا ہے۔۔۔ لیکن [illegible]"

"مطلب کیا ہے؟"

"میں تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ اس بکواس کا مطلب کیا ہے؟"

"[illegible] عجیب [illegible] بات [illegible] ایک [illegible] بوڑھے [illegible] نہیں [illegible] ایک [illegible] ہوئی تھی اس کی [illegible] سوٹ کیس [illegible] اس نے اس کے [illegible]

وہ کے [illegible] سے رجوع کیا لیکن انہوں نے اسے اپنی [illegible] نہیں تسلیم کیا۔ اس بیچارے کا [illegible] اس نے سوچا [illegible] اسے کسی قسم کے جال میں پھانسنا چاہتے ہوں کیونکہ اس عمارت کے قریب کوئی دوسری عمارت بھی نہیں تھی۔ اس نے اس سلسلے میں ان لوگوں سے بحث کرنی چاہی لیکن انہوں نے اسے دھکے دے کر نکال دیا۔ اس کی حیرت [illegible] سے دفتر امور خارجہ میں بھجوا دی گئی تھی۔"

"اوہ۔۔۔ یاد آیا۔ تم نے جولیا کو اس عمارت کی نگرانی کے لئے فون کیا تھا۔"

"ٹھیک یاد آیا۔ اس سے پہلے پولیس نے اس عمارت پر چھاپہ مارا تھا لیکن کامیابی نہیں ہوئی تھی کیونکہ عمارت اس وقت خالی تھی۔ [illegible] پر ایک بورڈ آویزاں تھا جس پر تحریر تھا کہ یہ عمارت کرایہ پر دینے کے لئے خالی ہے [illegible] پھر مجھے اطلاع ملی کہ اس عمارت میں کوئی [illegible] ہے۔ میں نے جولیا کو تفتیش کے لئے بھیجا۔"

"آخر تم اپنے ماتحتوں سے کام کیوں نہیں لیتے۔"

"میں دراصل ان سے انتقام لینا چاہتا ہوں۔ [illegible] ہو جائیں گے۔ اگر وہ [illegible] تو پھر [illegible] بہتر ہوگی۔"

"بکواس مت کرو۔۔۔ ہاں تو پھر جب تم نے جولیا کو [illegible] کو بھیجا۔۔۔"

"ہاں تو پھر۔" عمران نے ایک طویل سانس لی اور [illegible]

"لیکن [illegible]"

"یہ تو [illegible]"

"ہرگز نہیں۔ تم خود ہی معلوم کرنے کی کوشش کرو۔"

[illegible]

اگر روزانہ جو اس سے شادی کرنے لگا تو آدھی ہی رہ جاؤں... اور کیا ہوا؟

"ختم ہو گئی کہ اس لیا ابھی جاری ہے کل؟"

"کیوں...؟"

"اگر یہ سوٹ کیس اور انگشتری ایسے ہی بہ نگاہ خیر ثابت ہونے لگے تو اس طرح پھینکے کیوں لگے گی؟"

"گڈ... اور اس پر سے تم کہتی ہو کہ میں تم سے شادی کروں؟"

"آپ کہاں ہیں نے..." روشنی پیر سے دوڑ اٹھا کر اس کی طرف جھپٹی۔

"ارر... جب کسی سوٹ ہی... کسی اور نے کا پڑ گا ہی جھل بھی تو جاؤں گا۔" عمران نے ٹیڑھی کی دوسری جانب چھلانگ لگائی۔

رول نیچے پڑا۔ عمران دور کھڑا ہنس رہا تھا۔ روشنی جہاں تھی وہیں رہی لیکن وہ اسے قہر آلود نظروں سے گھور رہی تھی۔

"اب دیکھو نا... وہ غم میرے لیے ہی ہو... ایسے ہی واقعات مجھے اداس کر دیتے ہیں اور میں اداسی ہی کے عالم میں ستار بجانا شروع کر دیتا ہوں۔"

"ہاتھ لگا کر دیکھو ستار کو... کیا حشر ہوتا ہے۔"

"اگر یہ بات ہے تو پھر میں کوشش کروں گا کہ اداس نہ ہونے پاؤں۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"آدمی بنو ورنہ میں تمہاری زندگی تلخ کر دوں گی۔"

"نہیں تم میری زندگی تلخ نہیں کر سکتیں۔ عنقریب میری گت مجھے یقینی طور پر موت کے گھاٹ اتار دے گی۔"

میرا نام عبدالرحمٰن... پیچھے والا میں ہوں پٹھان...

روشنی کچھ کہنے والی تھی کہ فون کی گھنٹی جاگ اٹھی۔ عمران نے ریسیور اٹھایا۔ دوسری طرف سے جولیانا فٹز واٹر بول رہی تھی۔ "عمران"

"ہیلو... میں ہی ہوں...!"

"کیا میں تمہاری گاڑی پولیس کے حوالے کر دوں؟"

"کیوں؟ کیا وہ تم سے تمہارا شجرۂ نسب پوچھنے لگی ہے؟"

"نہیں۔ اب تم سے پوچھے گی اور تم اپنے باپ کا نام بھی نہ بتا سکو گے۔"

"جلدی جلدی کہو کیا کہنا ہے۔ میں اس وقت عدیم الفرصت ہوں۔"

"اچھا تو سنو۔ تمہاری گاڑی میں [illegible] ایک [illegible] موجود تھا... [illegible] تو نہیں کی گئیں۔"

"کیا... تو نہیں ابھی تمہاری عقل ہی سطح پر آ جائے گی۔" جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔ "اس میں تمہارے [illegible] کا سر برآمد ہوا ہے۔"

"میں ابھی گھر سے [illegible] دوں گا... کیا... کیا کہا تم نے؟"

"ایک آدمی کا سر جس سے [illegible] غائب تھا۔"

"مرحبا [illegible] کہ ہاتھ کچھ کرو بھی ہو۔"

"کیا تم آ رہے ہو؟" جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر تم ایک ہے دو تین گھنٹے ہی وقت ضائع کرنے کا ارادہ نہیں رکھتیں تو آ کر ہی بیٹھے گا۔"

"جی نہیں لیکن نہیں کیا... اچھا تو اب تمہیں کرنا ہی ہے اس کی اطلاع ملے گی۔"

"ٹھہرو میرا خیال ہے کہ تم اس سلسلے میں ایکس ٹو سے بھی گفتگو کرو۔ [illegible] کچھ ایسے ہی رویے [illegible] تھی کہ تمہاری کار سے گزرے کا سر بھی برآمد ہو سکتا ہے۔"

"اچھا ٹھہرو میں اسے فون کرتی ہوں۔"

دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اور پھر فوراً ہی سلیمان نے اطلاع دی کہ پرائیویٹ فون کی گھنٹی بج رہی ہے۔

ایک بار پھر جولیا کی آواز سنائی دی۔ وہ اپنی روداد بیان کر رہی تھی آخر میں اس نے کہا "جب میں گھر پہنچ کر کار سے اتر رہی تھی تو پچھلی سیٹ پر ایک تھیلا نظر آیا۔ وہ غیر معمولی ساخت کا تھا اس لئے میں نے اسے اٹھا کر دیکھا۔ اس میں کسی آدمی کا سر تھا اور کچھ خون بھی لگا ہوا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سر جسم سے الگ ہوئے دیر نہیں گزری۔"

"اچھا... اس سر کی تصویر لے کر اسے [illegible] کی طرف سے پولیس کے حوالے کر دو۔"

"کیا عمران اس کیس کے متعلق مجھ سے زیادہ جانتا ہے؟"

"یقیناً۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو تمہاری مدد کے لیے بھیجتا اور پھر تمہیں تو شاید کسی کے سرپرستی کا پتہ نہ ہو۔ تم اس کی فکر مت کرو فی الحال جو کچھ کہا جا رہا ہے کرتی رہو۔"

"بہت بہتر جناب۔"

سلسلہ منقطع ہو گیا۔ روشنی عمران سے پہلے بھی گفتگو کا کچھ حصہ سن چکی تھی۔ عمران کے سر پر سوار ہو گئی۔ عمران جلدی میں تھا اس لیے بتانا ہی پڑا لیکن وہ اس پر تیار نہیں ہوا کہ روشنی بھی اس کے ساتھ جائے گی۔

◆

عمران جولیا کے فلیٹ میں اس وقت داخل ہوا جب انسپکٹر [illegible] کے وزٹ سے جا رہا تھا۔

"آپ آ گئے" تنویر نے اس انداز میں کہا جیسے وہ کوئی شاندار کامیابی [illegible] رہا ہو۔

"تمہاری موجودگی کا علم نہیں تھا۔" عمران نے ایسے خوف زدہ سے لہجے میں کہا جیسے واقعی اس سے کوئی بہت بڑا جرم سرزد ہو گیا ہو۔

"وہ سر تمہاری گاڑی سے برآمد ہوا تھا۔"

"کہیں ایک آدھ سر اور گرا ہوگا۔" عمران نے لاپروائی سے کہا۔

"کیا مطلب...؟"

"پچھلی رات میں نے ایسے ہی ڈیڑھ ہزار سر کار میں بھر کر دریا میں پھینکے تھے۔ [illegible] کھانے کے لیے رکھ لیتا ہوں اور [illegible] کرتا ہوں اگر بچ جائیں تو [illegible]"

پھر عمران نے قریب سے سر کا جائزہ لیا اور کچھ دیر بعد جولیا سے پوچھا۔ "کیوں...؟" چاروں آدمیوں میں سے تو نہیں تھا جنہوں نے تمہیں [illegible] میں روکا تھا؟"

"نہیں۔" جولیا نے جواب دیا اور کچھ سوچنے لگی۔

تصویریں لی جا چکی تھیں اس کے بعد وہ سر دوسرے [illegible] میں [illegible] جہاں سے وہ پولیس کے سپرد کیا جاتا۔ پھر جولیا کے فلیٹ میں عمران کے سوا اور کوئی نہیں رہ گیا۔

"مجھے وہ تصویریں ایک گھنٹے کے اندر اندر ملنی چاہئیں۔" عمران نے کہا۔

"کیوں؟"

"ایکس ٹو کی ہدایت کے مطابق اس کا خیال ہے کہ [illegible] بس صرف میں ہی اس آدمی کے متعلق معلومات فراہم کرسکوں گا۔"

"میں ایکس ٹو سے معلوم کئے بغیر ایسا نہیں کرسکوں گی۔"

"ٹھہرو..." عمران نے فون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا پھر اس نے اتنی تیزی سے بلیک زیرو کے نمبر ڈائل کئے کہ جولیا دھوکا کھا گئی۔ اگر وہ ڈائل کی طرف متوجہ ہوتی تو یہ معلوم کر لینا مشکل نہیں تھا کہ وہ نمبر کس اور کے تھے۔

"ہم... [illegible]... ڈپٹی سیکرٹری ایکس ٹو" عمران نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ "میں جولیانا فٹز واٹر کے فون پر بول رہا ہوں۔"

دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ایکس ٹو کی آواز نکالی۔

"یہ جولیا تصویریں دینے سے انکار کر رہی ہے۔"

"کیسی تصویریں جناب؟"

"اس سے کہہ دیا جائے کہ وہ ایک گھنٹے کے اندر اندر تصویریں میرے حوالے کر دے۔"

"بہت بہتر جناب۔ آپ ریسیور اسے دے دیجئے۔"

عمران نے جولیا کی طرف دیکھ کر ریسیور بڑھا دیا۔

"یس سر!" جولیا کی آواز کانپ رہی تھی۔

دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ایکس ٹو کی آواز کی نقل اتارتے ہوئے کہا "تصویریں ایک گھنٹے کے اندر اندر عمران کے سپرد کر دو۔"

"بہت بہتر جناب۔" جولیا نے کہا۔ شاید اس کے علاوہ بھی کچھ کہنا چاہتی تھی کہ دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اور جولیا نے برا سا منہ بنا کر ریسیور رکھ دیا۔

"کیوں؟ کیا اس گدھے نے تمہیں گالی دی ہے؟" عمران نے غصیلی آواز میں کہا۔

"بکواس مت کرو۔"

"وہ [illegible] ایسا ہی [illegible] تھا۔"

"بالآخر اس نے مجھے گالی دی ہی تھی۔ [illegible] اس کو کیا [illegible] ؟"

"[illegible] اس [illegible] کا [illegible] نہیں پایا جائے گا۔"

"اوہ... تم میرے لیے... اتنا کرو گے؟"

"میں تمہارے لیے ساری دنیا کو قتل کر سکتا ہوں۔"

"بیٹھ جاؤ..." جولیا مسکرائی۔ "تمہارے چہرے سے تھکن ظاہر ہو رہی ہے۔ چائے پیو گے یا کافی؟"

"جو کچھ بھی مل جائے۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "لیکن چائے یا کافی بنانے سے پہلے ہی سن لو کہ مجھے اصل حالات کا علم نہیں ہے۔ میں آنکھ بند کر کے بس اتنا ہی کر رہا ہوں جتنا مجھ سے کہا جاتا ہے۔"

جولیا کے چہرے پر جھنجھلاہٹ کے آثار دکھائی دیئے اور وہ جانے لگی۔ دفعتاً اس نے چونک کر کہا "ادھر تو [illegible] تم خواہ مخواہ تمہیں چائے کی دعوت دے بیٹھی۔ شکر کہاں ہے؟ مجھے [illegible] سے راشن کارڈ پر شکر نہیں ملی۔"

"تو نہیں ملی ہوگی۔" عمران خوش ہو کر بولا۔ "ویسے میں بھی [illegible] لیکن ایسے ہی موقع پر میں پھیکی چائے پی لیتا ہوں۔ لیکن خدارا آج کل جب کہ شکر کا قحط ہے کسی کو شکر کے وہم میں نہ ڈالنا۔"

"کیوں...؟"

"پچھلے ماہ جب انڈوں کا قحط پڑا تھا ایک صاحب مجھ سے چار درجن انڈوں کی قیمت لے گئے تھے۔ حالانکہ میں انڈوں کے بغیر [illegible] بیٹھا تھا کہ ایک صاحب تشریف لائے تھے [illegible] اداس دیکھ کر خود بھی اداس ہونے والے تھے کہ میں نے اپنی اداسی کا سبب بتا دیا [illegible] حالات کے پیش آپ اداس بیٹھے ہیں [illegible] کے لوائے مرغیوں کی انجمن کے صدر ہیں [illegible] قیمت ادا کیجئے کل [illegible] انڈے پہنچ جائیں گے۔ [illegible] صبح کو ان سے ملاقات ہوئی میری صورت دیکھتے ہی [illegible] مار مار کر رونے لگے [illegible] مشکل سے بتایا کہ ان کے [illegible] کے خلاف [illegible] مرغیوں کی انجمن کے صدر [illegible] میں ڈال کر گھر سے باہر [illegible] کہ ایک [illegible] مرغیوں کی عدالت کا مسئلہ [illegible] چھوڑ کر [illegible]"

"مگر تم اب تک کیوں زندہ ہو؟" جولیا اپنا اوپری ہونٹ بھینچ کر بولی۔

"ٹھیک کی چائے پینے کے لیے بڑی سرد [illegible] سے جواب دیا گیا۔"

"شکر موجود نہیں ہے۔"

"میں [illegible] کر لیں [illegible] دوں گا۔"

"[illegible] بھی [illegible] آج میں نے [illegible]"

"[illegible] کے ساتھ [illegible] بھی [illegible]"

"اور میں بھول گئی [illegible] تم اب [illegible]"

"میں چلنے کی تیاریاں [illegible] اور [illegible]"

[illegible]

"چائے نہیں ملے گی۔" جولیا جھنجھلا گئی۔

«وہ کوشش کر کے ضرور ملے گی۔ یہ جولین کی والدہ نے کہا تھا کہ دنیا میں کوئی بات ناممکن نہیں ہے۔»

«تو جولین کی والدہ بھی انہیں جانتی بھی ہوں گی۔»

«ہاں، بہت ہی...» عمران کے لہجے میں حسرت آمیز تحیر تھا۔ «یہ تو بڑی اچھی خبر ہے۔ کیا تمہیں اس کا نام یاد رہ گیا؟»

تو وہ جھنجھلا گئی اور پھر دیر تک خاموش کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔ «بہتر یہی ہے کہ جاؤ یہاں سے ورنہ اچھا نہ ہو گا۔»

«ارے... ارے... لیکن...»

«لیکن کچھ بھی تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔ جاؤ یہاں سے۔»

عمران ایک دم سنجیدہ ہو گیا اور پھر گمبھیر آواز میں بولا «میں جا رہا ہوں لیکن یوں کا میں تم کو... سمجھانے سے معاملہ خراب ہو جاتا ہے اور لیکن سے رخصت ہونے میں جلدی کرنے سے بعض اوقات ہاتھ پیر ٹوٹ جاتے ہیں۔»

«تمہیں جانا پڑے گا۔»

«یہی ممکن ہے۔» عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ «لیکن اسی صورت میں جب تم ہر دوسرے منٹ پر چوہان کو رپورٹ کے لیے فون کرو۔ میں ان تصویروں کے پرنٹ لیے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ اگر زیادہ بولو...»

کر دوں گی تو میں تمہارے چہرے پر ایسی ڈرائنگ کر دوں گا۔»

جولیا جھنجھلا گئی اس کا نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا ہوا تھا اور وہ عمران کو اس طرح گھور رہی تھی جیسے کچا ہی چبا جائے گی۔ عمران چپ ہو کر بیک پچارنے لگا اس کے چہرے پر حماقت کے آثار پیدا ہو چلے تھے۔

* * *

اسی شام کو عمران پھر اسی شاہراہ والی گلی کے اس مکان کے نیچے کھڑا کچھ سوچ رہا تھا جسے دیکھنے کے لیے وہ مجھو ناڑ دالف کو یہاں لایا تھا۔

عمران کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک سوٹ کیس بھی تھا۔

کچھ دیر بعد وہ صدر دروازے کی طرف بڑھا لیکن پھر جہاں تھا وہیں رک گیا کیونکہ ایک پولیس انسپکٹر اندر سے نکل رہا تھا۔ عمران کو دیکھ کر وہ ٹھٹک گیا۔ شاید وہ اس سے واقف تھا۔

«عمران صاحب آپ یہاں کیسے؟» اس نے حیرت سے کہا۔

«یہی سوال میں آپ سے بھی کر سکتا ہوں۔»

«اوہ... مگر میرا خیال ہے کہ یہ کوئی ایسا پیچیدہ کیس نہیں ہے۔ کیا اس بوڑھی نے آپ سے بھی مدد مانگی ہے؟»

«کس بوڑھی نے؟»

اجالے کی کرن

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رات کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ نے ایک بڑھیا کو دودھ دوہتے ہوئے دیکھا۔ آپ تھوڑی دیر وہاں ٹھہر گئے پھر آپ نے بڑھیا سے کہا: دیکھو بڑی بی! مسلمانوں کو دھوکہ نہ دینا اپنے دودھ میں پانی نہ ملانا۔

بڑھیا نے جواب دیا: امیر المومنین کا حکم سر آنکھوں پر۔

کچھ روز کے بعد حضرت عمرؓ کا پھر ادھر سے گزر ہوا۔ آپ نے بڑھیا سے کہا: کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ دودھ میں پانی نہیں ملاؤ گی؟

بڑھیا نے جواب دیا: خدا کی قسم اے امیر المومنین! اس روز سے میں نے پانی نہیں ملایا۔

اتنے میں گھر کے اندر سے بڑھیا کی لڑکی نے دروازے سے کہا: ہاں بھولی اماں قسم نہ کھاؤ تم نے عہد شکنی کی تم نے پانی ملایا۔

حضرت عمر فاروقؓ کے کان میں یہ الفاظ پڑے تو نیک لڑکی کی صداقت اور جرأت پر بڑی حیرت اور مسرت ہوئی۔ آپ نے اپنے صاحبزادوں سے کہا:

تم میں سے کون اس لڑکی سے شادی کرنے پر تیار ہے۔ ممکن ہے خدا تعالیٰ اس کے بطن سے کوئی ایسی ہی صالح اور صادق ہستی پیدا کرے۔

آپ کے صاحبزادے عاصم نے کہا: اے امیر المومنین! میں اس لڑکی سے شادی کرنے پر تیار ہوں۔

چنانچہ بڑھیا کی لڑکی سے حضرت فاروق اعظمؓ کے صاحبزادے عاصم کی شادی ہو گئی۔ اس لڑکی کے بطن سے ام عاصم پیدا ہوئیں جن سے عبدالعزیز بن مروان کی شادی ہوئی اور ام عاصم کے بطن سے تاریخ کی وہ مشہور اور عظیم ہستی پیدا ہوئی جس کا نام حضرت عمر بن عبدالعزیز ہے جن کے دور خلافت کے بارے میں مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ وہ خلافت راشدہ کے دور ہی کا پرتو تھا۔

۔ انا محمد ایوب [illegible]

«وہ جو اس مکان میں رہتی ہے۔»

«مگر میرا خیال ہے کہ یہاں کوئی بوڑھی عورت نہیں ہے۔»

«تب تو شاید آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ آپ غالباً اندر ہی جا رہے تھے؟»

«جی ہاں میں اندر جاؤں گا مگر ابھی آپ نے کسی کیس کا تذکرہ کیا تھا۔»

«جی ہاں ایک بوڑھی عورت نے رپورٹ درج کرائی ہے کہ اس کا داماد اس کے زیورات وغیرہ کو اٹھا لے گیا ہے۔»

«اوہ... تو اس کے بچے ہو گیا۔» عمران نے خوش ہو کر کہا۔

«جی ہاں، اس بے چاری کو غش پر غش آ رہے ہیں۔»

«بچ بچ!» عمران نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ «یہ بہت برا ہوا۔ اس کا شوہر حقیقتاً کمبخت ہے بالکل کمینہ!»

«آپ جانتے ہیں اسے؟»

«جی نہیں ابھی آپ ہی سے سنا ہے۔ آج تک ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔»

«بہتر ہے... جائیے... ممکن ہے آپ ہی اس بے چاری کو تسکین دے سکیں۔»

عمران کچھ نہ بولا۔ انسپکٹر اس سے مصافحہ کر کے آگے بڑھ گیا تھا اب عمران کی توجہ صدر دروازے کی طرف تھی۔ اس نے دیکھا کہ ایک معمر عورت دروازے پر کھڑی اس کے ہاتھ میں لٹکے ہوئے سوٹ کیس کو تیز تیز نظروں سے گھور رہی ہے۔

«بڑی مصیبت ہے محترمہ!» عمران نے دروازے کے قریب رک کر ایک ٹھنڈی سانس لی اور پھر آہستہ سے بولا «اس مردود کا کہیں پتہ... نہیں چلتا۔»

«تم... مگر یہ سوٹ کیس...» بوڑھی عورت نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔ «آئیے اندر تشریف لے چلیے۔ آپ شاید محکمہ سراغرسانی سے تعلق رکھتے ہیں؟»

«ہاں... !» عمران کا لہجہ مغموم تھا۔

وہ اسے نشست کے کمرے میں لائی۔ عمران نے بیٹھتے ہوئے سوٹ کیس فرش پر اپنے پیروں کے قریب رکھ لیا۔

«یہ سوٹ کیس تو اسی نامراد کا ہے۔»

«یہ تم کیسے کہہ سکتی ہو؟»

«محض اژدہے کی اس تصویر کی بنا پر جو اس کے اوپر چپکی ہوئی ہے۔»

«کیا ضروری ہے کہ جس سوٹ کیس پر اژدہے کی تصویر موجود ہو وہ اسی کا ہو گا۔»

«اس کی ہر چیز پر اسی قسم کی تصویر ہوتی تھی جناب۔»

«ارہا... کیا... تم اس کی کوئی ایسی چیز مجھے دکھا سکتی ہو جس پر اژدہے کی تصویر چسپاں ہو۔ مطلب یہ کہ اس سوٹ کیس کے علاوہ...»

«مجھے افسوس ہے کہ میں ایسی کوئی چیز نہیں دکھا سکتی۔ کیونکہ وہ ہر ایک چیز ساتھ لے گیا ہے۔»

[illegible]

[illegible] اژدہے کے سر پر ایک بڑا سا ستارہ بنا ہوا تھا۔»

«ہوں...» عمران نے ہاتھ اٹھا کر انگڑائی لی۔ «میرے خیال میں اب بھی ایک گڑبڑ ہے۔ لیکن وہ تمہارے داماد کی ہو سکتی ہے۔»

«تو پھر...» بوڑھی عورت مضطربانہ انداز میں بولی۔ عمران نے انگڑائی لی اور پھر... بالکل ٹھیک...» عورت کی کپکپاتی ہوئی آواز [illegible] کیا آپ کے پاس یہ ثبوت ہے [illegible] بھی [illegible] اژدہے کی تصویر ہے۔»

«صبر...» عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ «وہ انگریزی [illegible] ٹھیک ہے... تمہاری لڑکی کی شادی کا سرٹیفکیٹ کہاں ہے؟»

«مسس... سرٹی...» عورت ہکلائی۔

«نہیں ہے۔» عمران آہستہ سے بولا۔ «پھر اس حماقت کی کیا ضرورت تھی تم نے پچھلے گمشدگی کی رپورٹ کیوں درج کرائی۔»

عورت کا چہرہ زرد ہو گیا تھا اور وہ بری طرح ہانپ رہی تھی اس کے ہونٹ ہلے مگر منہ سے آواز نہ نکلی۔

«بولو... جواب دو... آخر اس حماقت کی کیا ضرورت تھی۔ تمہارے پڑوسیوں تک کو تمہارے کسی داماد کا علم نہیں ہے۔»

عورت تھوڑی دیر تک خاموش رہی پھر بولی۔ «مجبوراً سب کچھ کرنا پڑا جناب۔»

«وہ تو میں ہے اچھا تسلیم کر لوں گا۔ یہ ایک لازمی حقیقت ہے۔»

«لیکن شادی ہوئی تھی جناب۔» عورت نے کہا۔

«سرٹیفکیٹ...؟»

«سرٹیفکیٹ بھی اسی کے پاس ہے۔»

«لیکن تمہارے پڑوسی اس سے لاعلم ہیں کہ تمہاری لڑکی شادی شدہ ہے۔»

«اچھا لاعلم ہوں گے۔» عورت نے کراہتی ہوئی آواز میں کہا۔

«مجھے کوئی شبہ ہے بات کرنے کے بغیر کم الفاظ میں بیان کر جاؤ۔ یہ بھی کہ شبہ ہے کہ تم مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کر رہی ہو۔»

«شادی ایک مجبوری کے تحت ہوئی تھی۔» عورت نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ «دونوں صرف دوست تھے۔ ایک روز مجھے معلوم ہوا کہ میری لڑکی [illegible] طور پر زندگی بسر کر سکتی ہے جب وہ دونوں [illegible]

مشکل ہے۔ تو مقرر شادی ہو جانے تک یا لیکن وہ یہاں ہمارے ساتھ نہیں رہتا تھا۔ شادی کا سرٹیفکیٹ بھی اس نے اپنے ہی پاس رکھا تھا اور شادی سے قبل ہی اس نے یہ شرط رکھی تھی کہ اس شوہریت کے بارے میں شادی کا اظہار کرے گا۔ وہ عدت میں اس سلسلے میں بیان کی حیثیت نہ کوئی پڑھ سکے گی۔ لڑکی شادی کے فوراً بعد ہی اگر تسلیم ہو گئی۔ ظاہر ہے ایسے حالات میں اسے کوئی تسلیم نہ کرتا۔ جا پچھتا تھا۔ وہ تقرر کا کہنا تھا کہ وہ مجبوراً اپنی شادی اسی پوشیدگی کے ساتھ کر رہا ہے۔ مجبوری یہ بتائی تھی کہ اس شادی سے ایک ایسے حیثیت ساتھ پر ایک بڑے رشتے دار کا رشتہ جس کی رو سے وہ دو سال بعد ایک بہت بڑی جائداد کا مالک ہو جائے گا۔۔۔ مگر۔۔۔" وہ خشک سانس لے کر خاموش ہو گئی۔

"ہاں بیان جاری رکھو۔" عمران نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بچی کی پیدائش والی رات وہ مجھے بہت اچانک غائب ہو گیا اس کا یہ سوٹ کیس بھی یہیں رہ گیا تھا۔ یہ کہ وہ دوسری صبح نہیں ملا۔"

"کیا پیدائش والی رات وہ یہیں رہا تھا؟"

"جی ہاں۔ پہلی بار۔ اور اپنے ساتھ یہ سوٹ کیس بھی لایا تھا اور اس پر کچھ لڑکے کی تصویر دیکھ کر مجھے بڑی حیرت ہوئی تھی۔"

"ویسے وہ کبھی کبھی یہاں آ بھی رہا ہو گا۔"

"جی ہاں۔ آتا تھا اور اس لڑکی کے لیے جوابات دیتا تھا صاحب جیسے آدمی لگ رہے تھے۔"

"ویسے خود اس کا قیام کہاں تھا؟"

"وہ ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ اس کا جہاں بھی قیام ہوتا ہے عارضی ہوتا ہے۔ وہ ایسے دو سال بعد وہ شہر کی کسی بڑی بلڈنگ میں [illegible] کا مالک ہو جائے گا۔ مگر جناب۔۔۔ آپ اس طرح اس کے متعلق پوچھ رہے ہیں جیسے اس کے متعلق پہلے ہی سے بہت کچھ جانتے ہوں۔"

"غیر ضروری باتوں سے اجتناب کرو۔ میں تمہاری لڑکی کو بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"اسے بہت تیز بخار ہے جناب اور اس کی ذہنی حالت پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔"

"میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔" عمران نے آہستہ سے کہا "ویسے ذہنی حالت تو مجھے تمہاری ذہنی حالت پر بھی اعتماد نہیں ہے۔"

"ذرا [illegible] عورت مجھ کو گئی [illegible] لیکن وہ کمینہ اس قابل ہے کہ اسے شارع عام پر گولی مار دی جائے۔ ایک دن کے بچے کو اس طرح چھوڑ گیا۔ [illegible] اسے تو ذرا کمرے میں دیکھ لیجئے جس کی بدولت یہ دن دیکھنا پڑا۔"

عمران اٹھ گیا۔ عورت اسے دوسرے کمرے میں لائی جہاں ایک لڑکی بستر پر بے سدھ پڑی تھی اور اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ تیز بخار کی علامتیں موجود تھیں۔ عمران اسے چند لمحے دیکھتا رہا۔ پھر کمرے پر سرسری نظر ڈالتا ہوا باہر نکل گیا۔

عورت اسے پھر نشست کے کمرے میں لائی۔ "وہ فوراً مجھے بتائیے۔ کیا بچے کا سراغ مل گیا ہے؟" عورت نے مضطربانہ انداز میں کہا۔ "اگر کچھ [illegible] تو وہ مر جائے گی۔"

"بیٹھ جاؤ۔" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "کیا تم اس کی کوئی تصویر مہیا کر سکو گی؟"

"تصویر! اس کمبخت نے آج تک میری لڑکی کی یہ خواہش پوری نہیں کی کہ وہ چاہتی تھی کہ کم از کم ایک ہی تصویر اس کے ساتھ کھنچوا لے لیکن وہ ہمیشہ ٹالتا رہا۔ بہرحال اب احساس ہو رہا ہے کہ وہ پکا فراڈ تھا۔ خدا کے لیے کسی طرح بچے کو تلاش کیجئے جناب۔"

"تصویر بھی نہیں مل سکے گی؟" عمران نے مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر کہا۔ "خیر۔۔۔ مگر۔۔۔ اچھا اس کا حلیہ ہی بتاؤ۔ نام کیا تھا؟ اس کے کسی دوست سے تو تم ضرور واقف ہو گی۔"

"اس نے اپنا نام ایک آنند تقر بتایا تھا۔ ہم اس کے کسی دوست سے واقف نہیں۔ وہ متوسط قد کا اچھے جسم کا آدمی ہے۔ رنگت گوری۔۔۔ مونچھیں فرنچ کٹ رنگ کی۔۔۔ اور ٹھوڑی کے بائیں جانب پر سرخ رنگ کا بڑا سا تل ہے۔"

"اوہ۔۔۔" عمران نے اپنی حیرت پر قابو پانے کی کوشش کی۔۔۔ پھر

اطلاع عام

اردو کی آبرو ابن صفی کے پرستاروں کی فرمائش پر ڈائجسٹ نما نمبر 178 دسمبر 99ء کے پہلے ہفتے میں **صدی نمبر** کے نام سے پیش کیا جا رہا ہے۔ اس خاص نمبر میں ابن صفی مرحوم کے چار طویل خاص نمبر فریدی اور حمید کی باوقار شخصیت کے ساتھ اور ابن صفی کے وہ ناول جو اب تک کہیں بھی شائع نہیں ہوئے اور ابن صفی مرحوم کے فن اور شخصیت کے بارے میں مضامین کے ساتھ جلوہ گر ہو رہا ہے۔

قیمت فی شمارہ =/40 روپے ہو گی۔ ڈائجسٹ نما کے پرستاروں کو یہ **صدی نمبر** بھی عام شماروں کی تعداد میں بھیجا جائے گا۔ ایجنٹ و قارئین حضرات نوٹ فرما لیں۔

جلدی سے بولا۔ "اس کی قیام گاہ کا پتہ بتاؤ۔ میں کوشش کروں گا کہ بچہ واپس آ جائے۔"

"کیا وہ ابھی تک آپ کے ہاتھ نہیں لگا۔ پھر یہ سوٹ کیس۔۔۔"

"میری بات کا جواب دو۔ میں اس کا پتہ چاہتا ہوں۔ تم کسی ایسے آدمی سے اپنی لڑکی کی شادی نہیں کر سکتیں جس کا پتہ تم کو معلوم نہ ہو۔ دنیا کی کوئی لڑکی بھی اس پر تیار نہیں ہو سکتی۔"

"میں کب کہتی ہوں کہ مجھے اس کی قیام گاہ کا پتہ نہیں معلوم۔ سب سے پہلے میں وہیں گئی تھی لیکن جب وہاں قفل پڑا دیکھا تو اس کے علاوہ اور کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آئی کہ پولیس کو اس کی اطلاع دے دوں۔"

"لیکن۔۔۔ ٹھہرو۔۔۔ کیا تم نے یہی بیان پولیس کو بھی دیا ہے؟"

"نہیں میں بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی اور مجھے اپنے ذہن پر قابو پانا محال ہو رہا تھا۔ لہٰذا میں نے بہت سی غلط سلط باتیں بھی رپورٹ میں درج کرا دی تھیں۔ لیکن اب مجبوراً انہیں پر قائم ہوں۔ بیان کیسے بدل سکتی ہوں۔"

"پھر مجھ سے سچی بات کیوں کہہ دی؟"

"کسی نہ کسی سے سچ بولنا ہی پڑتا ہے اور نہ جانے کیوں مجھے محسوس ہوتا ہے کہ آپ عام پولیس والوں کی طرح وحشی نہیں ہیں۔"

"میں ان سے بھی زیادہ وحشی ہوں۔ ہاں وہ کون سی باتیں تھیں جو تم نے رپورٹ میں غلط درج کرائی ہیں؟"

"یہی کہ وہ میرے ساتھ رہتا تھا۔ میں نے یہ نہیں بتایا کہ شادی کن حالات میں ہوئی تھی۔ اگر یہ بتاتی تو شاید میری لڑکی کی صحیح الدماغی ہی پر شبہ کیا جانے لگتا۔ اسی لیے۔۔۔" وہ جملہ پورا کیے بغیر خاموش ہو گئی۔

"لیکن اگر پولیس پڑوسیوں سے پوچھ گچھ کر بیٹھی تو؟"

"کہہ دوں گی کہ اس وقت میرا دماغ قریب قریب ماؤف ہو چکا تھا۔ میں صرف یہ چاہتی تھی کہ اس جرم کی سزا کے طور پر اسے زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچ سکے۔ میں نے تو ایسی رپورٹیں بھی درج کرا دی ہیں کہ وہ میرے صندوق میں سے پانچ ہزار کے نوٹ چرا لے گیا ہے۔ اب آپ مجھے مشورہ دیجئے کہ میں اس سلسلے میں کیا کروں۔"

"میں بتاؤں گا لیکن تمہیں سب سے پہلے اپنی لڑکی کی خبر لینی چاہیئے وہ بہت زیادہ بیمار معلوم ہوتی ہے۔"

"مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ میں اسے کسی ہسپتال میں داخل کرا سکوں۔"

"ذریعہ معاش کیا ہے تمہارا؟" عمران اسے گھورتا ہوا بولا۔

"چند آبائی مکانات کا کرایہ آ جاتا ہے زیادہ نہیں بس گزر بسر کر سکیں۔"

"حکومت کرے گی۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "میں اس کی دیکھ بھال کے لیے ایک پرائیویٹ نرس بھیج دوں گا۔۔۔ وہ تم سے کچھ طلب نہیں کرے گی۔

اسے خدمت خلق کا شوق ہے۔"

"ارے آپ کہاں تکلیف کریں گے۔"

"نہیں۔ مجھے تم لوگوں سے بے حد ہمدردی ہے لیکن تم اب اپنی زبان بند ہی رکھنا۔ اس سوٹ کیس یا ان چیزوں کا تذکرہ تو بالکل ہی نہ آنے پائے جن پر تم اشد ہی کی تصویریں دیکھ چکی ہو۔"

"پولیس والے اگر پوچھیں؟"

"میں پولیس ہی کے متعلق کہہ رہا ہوں۔"

"کیوں، کیا آپ کا تعلق پولیس سے نہیں ہے؟" عورت نے حیرت سے کہا۔

"خفیہ پولیس۔۔۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ وہ سب انسپکٹر مجھ سے گفتگو کرنے کے لیے رکا تھا۔"

"جی ہاں۔۔۔ جی ہاں۔۔۔"

"بس اب۔۔۔ اس کی قیام گاہ کا پتہ بتاؤ۔" عمران کلائی کی گھڑی دیکھتا ہوا بولا۔

"گرینڈ اسٹریٹ کا پانچواں مکان۔۔۔"

عمران نے نوٹ بک نکال کر نام اور پتہ تحریر کیا۔ "اچھا نرس دو گھنٹے کے اندر ہی اندر پہنچ جائے گی۔" اس نے کہا اور واپسی کے لیے اٹھ گیا۔ عورت اس کے ساتھ دروازے تک آئی۔

پھر عمران نے پہلے نظر آنے والے پبلک ٹیلیفون بوتھ سے اپنے فلیٹ کے نمبر ڈائل کیے۔ روشی موجود تھی۔ اس نے کہا۔ "کیوں روشی تمہیں اس خاندان سے ہمدردی ہے نا؟"

"ہاں قطعی۔" روشی نے جواب دیا۔

"اچھا تو سنو۔ وہ دونوں عورتیں یا تو کسی فراڈ میں پھنسی ہیں یا سولہ آنے معصوم۔ اگر وہ معصوم ہیں تو پھر کچھ لوگ ان کی زندگیاں بھی خطرے میں ہیں۔"

"میں نہیں سمجھی؟"

"سمجھنے کے لیے وقت نہیں ہے۔ تم فوراً وہاں پہنچ جاؤ۔ تمہیں ایک نرس کی حیثیت سے زچہ کی خبر گیری کرنی ہے۔ لیکن اپنا پستول ساتھ رکھنا مت بھولنا۔"

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں بحیثیت نرس وہاں قیام کروں گی۔"

"ہاں مجھے علم ہے۔ بس تم انہیں کچھ دے کر زچہ کی خبر گیری کے لیے آئی ہو لیکن تمہاری حیثیت صرف نرس کی ہی ہو گی۔ تم ان سے کچھ نہیں پوچھو گی۔ بس اپنی آنکھیں کھلی رکھنا۔"

عمران نے مزید بحث و تکرار سے بچنے کے لیے اس کے جواب کا انتظار کیے بغیر سلسلہ منقطع کر دیا۔ اب اس کی کار بھی اسی تھرڈ الفنٹ کے مکان کی طرف جا رہی تھی جس نے زنجیر کرائی تھی۔ وہ گھڑی پر نظر ڈال رہا تھا اور عمران کی شکل دیکھتے ہی اس کی رنگت زرد ہو گئی۔ عمران نے جیب سے

وہ تصویر نکالی جس کے لیے وہ جولیانا فٹز واٹر کو کال دینے کا ارادہ کر رہا تھا۔ یعنی اسی کٹے ہوئے سر کی تصویر جو اس کی کار سے برآمد ہوا تھا۔

"اوہ... جی ہاں...!" ظفرالملک سر ہلا کر بولا۔ "یہ وہی آدمی ہے جو نگرانی کرنے کے لیے مجھ پر لگا تھا۔"

"پہچاننے میں دھوکا تو نہیں کھا رہے؟" عمران نے کہا۔

"نہیں جناب یہی تھا۔"

"اس کی مونچھیں کس رنگ کی تھیں؟"

"ویسی ہی جیسی انگریزوں کی ہوتی ہیں۔ ہلکا... نہیں دیکھیے کون سا رنگ بتاؤں... کتھئی..."

"اور کوئی خاص بات؟"

"میں نہیں سمجھا جناب؟"

"چہرے پر کوئی ایسا نشان جو بہت نمایاں ہو؟"

"نشان تو نہیں تھا۔ البتہ سرخ رنگ کا ایک بڑا سا تل تھا... ابھرا ہوا سا۔"

"اچھا شکریہ۔ ہو سکتا ہے کہ میں اس کے بعد بھی تم سے ملاقات کر لوں۔"

* * *

کچھ دیر بعد عمران کنگھم اسٹریٹ میں داخل ہو رہا تھا۔ کار اس نے کافی فاصلے پر چھوڑ دی تھی اور اب پیدل ہی چل رہا تھا۔ پانچویں مکان کی دیوار پر میک آرتھر کے نام کی تختی نظر آئی۔ لیکن مکان مقفل تھا۔ عمران نے رفتار تیز کر دی۔ وہ جلد از جلد کسی ایسی جگہ پہنچ جانا چاہتا تھا جہاں ٹیلیفون مل سکے۔ اس نے ایک دوا فروش کی دوکان سے بلیک زیرو کے نمبر ڈائل کیے۔ دوسری طرف بلیک زیرو ہی تھا۔

عمران نے کہا۔ "بلیک زیرو تم بحیثیت ایکس ٹو میرے ساتھیوں کو ہدایت کرو کہ وہ کنگھم اسٹریٹ کے پانچویں مکان کی نگرانی کریں جس پر میک آرتھر کے نام کی تختی لگی ہوئی ہے اور مکان مقفل ہے۔ اگر کوئی آدمی اس مکان میں داخل ہونے کی کوشش کرے تو اس کی بھی نگرانی کی جائے۔"

"بہت بہتر جناب۔ مگر کم از کم کتنے آدمیوں کو کام پر لگایا جائے۔"

"میرے خیال سے تین کافی ہوں گے۔ تم صفدر، سارجنٹ نعمانی اور لیفٹیننٹ چوہان کو اس کام پر مامور کر سکتے ہو۔ خیر ہاں کوئی نئی خبر؟"

"نہیں جناب۔ فی الحال تو کوئی نئی خبر نہیں ہے۔"

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

سورج غروب ہو چکا تھا۔ عمران اپنے فلیٹ میں واپس آ گیا اس کے ذہن میں بیک وقت کئی خیالات چکرا رہے تھے۔ اب یہ معاملہ اچھا خاصا معمہ بن گیا تھا۔ مقتول جس کا سر اس کی کار میں پایا گیا تھا بوڑھی عورت کا داماد تھا۔ شادی پُراسرار طور پر ہوئی تھی۔ رخصتی والی رات کو اس نے پہلی بار بڑھیا کے گھر میں قیام کیا تھا اور اپنے ساتھ ایک ایسا سوٹ کیس لایا تھا جس پر اژدہے کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ صبح جب بڑھیا بیدار ہوئی تو وہ سوٹ کیس اور بچے سمیت غائب تھا۔ اسی دن اسی سوٹ کیس میں بچے کی لاش ملی۔ گویا وہ سوٹ کیس بڑھیا کے گھر ہی سے لایا گیا تھا کہ بچے کی لاش اس میں رکھ کر شارع عام پر ڈال دی جائے۔ بڑھیا کا بیان تھا کہ اس کے پاس ایک ایسی انگوٹھی بھی تھی جس کی ساخت اژدہے کی سی تھی اور اس نے ایسے ہی ایک سگریٹ کیس کا بھی تذکرہ کیا تھا جس پر اژدہے کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ انگوٹھی اور سوٹ کیس پُراسرار حالات میں پولیس تک پہنچ چکے تھے لیکن ابھی سگریٹ کیس باقی تھا۔

پھر کیا تھا؟ پھر وہ آدمی قتل بھی کر دیا گیا جس کے قبضے میں یہ تینوں چیزیں تھیں۔ شاید وہ ان چیزوں سے پیچھا چھڑانا چاہتا تھا ورنہ وہ ایسے عجیب و غریب حالات میں پولیس تک کیسے پہنچتیں لیکن اسے قتل کر دیا... قتل کی وجہ؟

اچانک پرائیویٹ فون کی گھنٹی بجی۔ عمران دوسرے کمرے میں آیا۔ "ہیلو!"

"جولیانا... سر...!"

"یس...؟"

"شہر کے مختلف حصوں میں تین سر بے دھڑ پائے گئے ہیں۔"

"کیا تم نے انہیں دیکھا ہے؟"

"جی ہاں اور یہ سر ان چار آدمیوں میں سے تین کے ہیں جنہوں نے مجھے اس عمارت میں قید کیا تھا۔"

"ایک اور بچ گیا۔" عمران بڑبڑایا۔

"میں نہیں سمجھی جناب؟"

"کچھ نہیں۔" عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا لیکن پھر فوراً ہی سر سلطان کے نمبر ڈائل کیے اور انہیں ان تین سروں کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ اسے ان کی تصویریں بھی درکار ہیں۔

وہ چار آدمی۔ عمران سوچنے لگا۔ جنہوں نے جولیا کو اس عمارت میں قید کیا تھا اور اسے وہیں چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے۔ کیا وہ بھی اسی آدمی سے تعلق رکھتے تھے جس کا سر اس کی کار میں پایا گیا تھا اور اس آدمی کا تعلق تو اس عمارت سے صاف ظاہر تھا کیونکہ وہ انگوٹھی اسی عمارت سے ملی تھی لیکن اس کا سر اس کی کار میں کیوں ڈال دیا گیا تھا۔ کیا اس کے قاتل وہی چاروں آدمی تھے جنہوں نے جولیا کو قید کیا تھا۔ مگر ان میں سے تین آدمیوں کا قاتل کون تھا۔ عمران نے جیب سے چیونگم کا پیکٹ نکالا اور اسے چبانے ہی جا رہا تھا کہ اس کا ملازم سلیمان آ کر سامنے کھڑا ہو گیا۔ "کیا بات ہے۔" عمران نے ڈانٹ کر پوچھا۔

"مشکل [illegible] آپ نے مجھ سے جو دس روپے قرض لیے تھے وہ واپس کر دیجئے۔ مجھے سخت ضرورت ہے۔" سلیمان نے برا سا منہ بنا کر

کہا۔ "جب ضرورت ہوگی تو میں پھر قرض دے دوں گا۔"

"اب کچھ نہیں ملے گا۔ بھاگ جاؤ۔"

"نہیں صاحب میں تو لے کر رہوں گا۔ آج موسم بڑا سہانا ہے۔ آپ ہی کی بہت ہوتی ہے۔ پچھلی رات میں آپ کا ڈنر سوٹ پہن کر چانڈو خانے گیا تھا۔ جس نے دیکھا بس دیکھتا ہی رہ گیا۔ چوہدری نے ٹھنڈی سانسیں لیں اور کہا۔ ہاں بھائی بڑے آدمی کے نوکر بھی بڑے ہی ہوتے ہیں۔"

"میرا ڈنر سوٹ پہن کر چانڈو خانے گیا تھا۔" عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا۔

"جی ہاں اور آج کسی بار میں جاؤں گا۔ ڈنر سوٹ پہن کر مجھ سے تو دیسی نہیں پی جائے گی۔"

"ابے تو تُو پیتا بھی ہے!"

"جی ہاں۔ ابھی تو کچی ہی پی رہا ہوں۔ آج کر کے کالا لیبل ہی پیوں گا۔"

"ابے سلیمان کے بچے۔ مارتے مارتے کھال اتار دوں گا۔ تو میرے سوٹ پہنتا ہے۔"

"کیا کروں سرکار مجبوری ہے۔ اگر یہ پیوند لگے سوٹ پہنوں تو کیسے معلوم ہوگا کہ میں عمران صاحب کا نوکر ہوں۔"

"جا بے تو عمران صاحب کی ٹھوکروں کیوں نہ لگنے جا رہا ہے۔"

"پھر تو وہ گیس کی بات ہے لوگ کہیں گے یہ وہ بڑا آدمی ہے جو خود تو لنگوٹی لگائے پھرتا ہے لیکن اس کے نوکر جنرل معلوم ہوتے ہیں۔"

"واقعی..." عمران خوش ہو کر بولا۔

"جی ہاں۔"

"بس تو لنگوٹی لگا کے باہر آ کر میں خود کو تیرا نوکر مشہور کر دوں گا۔" عمران نے سر ہلا کر کہا۔

"دس روپے صاحب خواہ کچھ ہو جائے۔"

"ابے... ابھی تو نے کیا کہا تھا۔ بار میں جاؤں گا... ابے کیا شراب پینے لگا ہے؟"

"شراب نہیں تو پھر کیا چرس پیوں گا صاحب... آپ جیسے بڑے آدمی کا نوکر اور چرس۔"

"سلیمان۔"

"جی صاحب۔"

"ایک ٹانگ اٹھا۔"

"ارے باپ رے۔" سلیمان ایک ٹانگ پر کھڑا ہوتا ہوا کراہا۔

"ایک گھنٹے کی۔"

"ارے مر گیا۔"

"اگر ایک گھنٹے سے پہلے دوسری ٹانگ زمین پر رکھی تو ساری زندگی ایک ہی ٹانگ پر کھڑا رہنا پڑے گا۔"

"میں نے آپ سے جو دس روپے قرض لیے تھے کل واپس کر دوں گا۔"

"کل نہیں، ابھی اور اسی وقت۔ ابے او کبوتر کے بچے کہیں کوئی ماردھاڑ سوجھا ہے۔"

"نہیں صاحب آپ تو دن رات فاقے کرتے ہیں۔"

"ٹانگ گرا دو۔"

سلیمان نے دوسری ٹانگ بھی زمین پر رکھ دی اور پھر فوراً ہی بولا۔ "صاحب دس روپے۔"

"ابے آدمی ہے یا خبیث ابھی تو نے کہا تھا کہ آپ دن رات فاقے کرتے ہیں۔"

"اب آپ کی یہ عادت ہی ہے کہ جیب میں ہزار ہزار روپے ٹھونسے فاقے کیا کرتے ہیں۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔ پھر بھی جتنا مجھ سے ہو سکتا ہے کرتا ہی ہوں۔ کبھی دس مانگ لیے... کبھی بیس مانگ لیے۔ کبھی کچھ۔"

"شام کے کھانے میں کیا ہے؟"

"نرگسی کوفتے۔"

"خاموش! خاموش! اگر تو نے کوئی شعر پڑھا تو سر توڑ دوں گا... نمک حرام مجھے الو سمجھتا ہے۔ شعر سناتا ہے؟"

"شعر کب سنایا تھا صاحب!"

"تو پھر یہ نرگسی ورگسی کیا تھا؟"

"نرگسی کوفتے۔"

"خدا کی پناہ۔" عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا۔ "یہ باورچی خانے میں کب سے شاعری چل پڑی ہے۔ اب یہ دیکھو اگر تو نے مجھے کبھی نرگسی کوفتے یا بلبل کے پروں کی ترکاری کھلائی تو فوراً ڈس مس کر کے تھانے بھجوا دوں گا۔ کیا سمجھا؟"

"کچھ نہیں سمجھا۔ اب آپ مجھے پھانسی دے دیجئے۔"

"ابے کبھی دس روپے کا نوٹ مانگتا ہے کبھی پھانسی۔ تیرا دماغ تو نہیں چل گیا۔ کیا کہتے ہیں اسے۔ بول...؟"

"کھسک گیا۔ جی ہاں چل گیا تھا۔ مگر صاحب دس روپے۔"

"تیرا دماغ ٹھیک ہو گیا ہے۔ اب میں تیری شادی کرا دوں گا۔"

"نہیں آپ صرف دس روپے دیجئے۔ شادی پر اس سے زیادہ وقت لگے گا۔"

"دفعان ہو۔" عمران نے جیب سے دس دس کے دو نوٹ نکال کر اس کے منہ پر مارتے ہوئے کہا۔

"جی ایک کافی ہے۔"

"نہیں دونوں۔" عمران آنکھیں نکال کر بولا۔

• وہی مصیبت ہے کہ جہاں بھی پہنچ گیا۔ سلیمان نے اسا... کر کہا: ماتھوں کا ایک ... لگے دو۔ مجھے تو آپ کی ... بھی کہنا ہے۔

• صرف ایک سال اور نکال دے سلیمان بیٹے... اگر ایک کے چار ملیں تب بھی صبر کر۔ ایک سکہ ملے تو خون کے گھونٹ پی اور خاموش رہ۔ اللہ پاک کارساز ہے۔ شاید اس کے بعد بھی تیری ...

• اللہ مالک ہے۔ سلیمان ٹھنڈی سانس لے کر چلا گیا۔

• تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر کی گھنٹی بجی۔ عمران نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھایا۔ ہیلو۔

• بلیک زیرو... اس مکان کی نگرانی ہو رہی ہے۔ ابھی تک کسی نے بھی اس میں داخل ہونے کی کوشش نہیں کی۔ قفل بدستور موجود ہے۔

• بہت اچھا میں ٹھیک گیارہ بجے اس میں داخل ہوں گا۔

• کیا میں بھی موجود رہوں؟

• صرف تم... گیارہ بجے سے پندرہ منٹ پہلے انہیں وہاں سے ہٹا دینا۔

• بہت بہتر جناب۔

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

* * *

ٹھیک گیارہ بجے سڑک سنسان ہو گئی تھی۔ عمران ٹہلتا ہوا پانچویں عمارت کے قریب آیا۔ بلیک زیرو پہلے ہی سے اس کا منتظر تھا۔ عمران نے جیب سے ایک ماسٹر کی نکالی اور قفل پر جھک پڑا۔ قفل کھولنے میں اس نے چند سیکنڈ سے زیادہ نہیں لیے۔

• آؤ...“ وہ آہستہ سے بولا اور بلیک زیرو نے اس کے بعد عمارت میں داخل ہو کر دروازہ بہ آہستگی بند کر کے بولٹ کر دیا لیکن عمران اس طرح ٹھٹھک گیا جیسے کسی جانور کی طرح خطرے کی بو سونگھ لی ہو۔

• کیا بات ہے“ بلیک زیرو نے آہستہ سے پوچھا۔

• اس اندھیرے کمرے میں کسی کالی بلی کی تلاش ہے۔“

بلیک زیرو اس پر کچھ نہیں بولا لیکن وہ عمران کی صلاحیتوں سے بخوبی واقف تھا اور پھر ایک بار اس کے بھی کان کھڑے ہو گئے۔ اس نے محسوس کر لیا کہ وہاں ان دونوں کے علاوہ کوئی اور بھی موجود ہے۔ عمران نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور وہ دونوں دیوار سے جا لگے۔

• چک چک...“ پہلے کی مانند آواز پھر آئی۔

لیکن اس مرتبہ آواز کا رخ بدلا ہوا تھا۔ بلیک زیرو نے بھی محسوس کیا جیسے جیب میں پڑے ہوئے ریوالور کے دستے پر اس کی گرفت سخت ہوتی رہی۔ عمران کا ہاتھ اس کے شانے پر تھا۔ دفعتاً ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی وزنی چیز زمین پر گری ہو۔ اس کے بعد ہی ایک بجلی کی کوند سی کسی بند کمرے میں گھٹ کر رہ گئی۔

• ”آؤ“ عمران آہستہ سے بولا۔ اس نے ایک چھوٹی سی ٹارچ نکال لی تھی جس کی مدھم روشنی میں وہ آگے بڑھے۔ عمران نے دروازے کا ہینڈل گھمایا۔ یہ دروازہ مقفل نہیں تھا۔ ایک جھٹکے کے ساتھ اسے کھول کر وہ آگے ہی بڑھتا رہا۔ راہداری مختصر سی تھی جس میں دو دروازے کھلے تھے۔ ان کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ وہ ان میں ٹارچ کی روشنی ڈالتا جا رہا تھا۔ راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوا تھا اور یہ دروازہ بھی بند تھا۔ عمران رک گیا۔ دروازے کی درزوں میں روشنی نظر آ رہی تھی۔ عمران نے ٹارچ بجھا دی تھی۔ اس کی آنکھ دروازے کی درز سے جا لگی۔ اندر دو آدمی نظر آئے۔ ایک فرش پر چت پڑا ہوا دوسرے کو بے بسی سے دیکھ رہا تھا اور دوسرا آدمی جو اس کے قریب ہی کرسی پر بیٹھا اسے گھور رہا تھا، بادی النظر میں آدمی سے زیادہ کوئی گوریلا معلوم ہوتا تھا۔ اس کا قد بمشکل پانچ فٹ رہا ہوگا لیکن پھیلاؤ بہت زیادہ تھا۔ سر سے پیر تک سیاہ رنگ کا چست لباس تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے سارے جسم پر سیاہ کپڑا منڈھ لیا ہو۔ چہرہ بھی اسی میں چھپ کر رہ گیا تھا۔ صرف آنکھوں کی جگہ دو سوراخ تھے۔ کمرے میں دوسری جانب ایک کھڑکی تھی جو کھلی ہوئی تھی اور صاف ظاہر تھا کہ اس کی سلاخیں نکال کر اندر آنے کا راستہ بنایا گیا ہوگا۔ کیونکہ دو تین سلاخیں ٹیڑھی کر کے فرش پر پڑی تھیں۔

”اٹھو۔“ دفعتاً گوریلا نما آدمی غرایا۔

وہ آدمی چپ چاپ فرش سے اٹھ گیا۔

”دروازہ کھولو۔“ گوریلے نے کہا۔ ”دوسرے کمرے میں چلو۔ تم سے بہت سی باتیں کرنی ہیں۔ لیکن اتنا سمجھ لو کہ تم یہاں سے اس وقت تک نہیں نکل سکو گے جب تک میں نہ چاہوں۔“

عمران نے بلیک زیرو کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور وہ دونوں بڑی تیزی سے چلتے ہوئے دوسرے کمرے میں چلے گئے۔ عمران اس کی کھڑکی کے قریب ہی رک کر راہداری کے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑنے لگا۔

دفعتاً دروازہ کھلنے کی آواز آئی لیکن اس کمرے کی روشنی گل کر دی گئی تھی۔ عمران صرف قدموں کی آوازیں سنتا رہا اور پھر شاید اس کمرے کے برابر والے کمرے ہی میں ان آوازوں کا خاتمہ ہو گیا۔ روشنی کا ایک بڑا سا دھبہ راہداری میں نظر آنے لگا۔ اس کمرے کا بلب روشن کیا گیا تھا۔

عمران اور بلیک زیرو دبے پاؤں کمرے سے نکلے۔ روشن کمرے کی کھڑکی بند تھی۔ عمران ایک بار پھر اس کی جھری سے جھانکنے لگا تھا۔

گوریلا نما آدمی کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا۔ ”ہاں۔ تم یہاں اس وقت کیا کر رہے تھے؟“

• ”چ... چوری کرنے آیا تھا۔“ دوسرا آدمی ہکلایا۔

• ”آئے کدھر سے تھے۔ دروازہ تو مقفل تھا۔“

• ”برابر والے مکان کی چھت پر سے۔“

• ”چوری کرنے آئے تھے! اگر چوری ہی کرنی تھی تو اس مکان میں کیوں [illegible]“

• ”م... معاف کر دیجیے جناب... آئندہ ایسی غلطی نہیں ہوگی۔“

• ”معاف کر دیے جاؤ گے... مگر یہ بتاؤ کہ تم کیوں چھت پر اور کھڑکی توڑ کر اندر آئے ہو؟“

دوسرا آدمی کچھ نہ بولا۔ دفعتاً گوریلا نما آدمی ایک آواز میں غرایا۔ ”اگر تم اپنی زبان نہ کھولو گے تو تمہارا بھی وہی حشر ہوگا جو تمہارے چار ساتھیوں کا ہو چکا ہے۔“

• ”م... میں نہیں سمجھا۔“

• ”کیا تم آرتھر کے ساتھیوں میں سے نہیں ہو؟“

• ”نہیں جناب! میں کسی آرتھر سے واقف نہیں ہوں۔“

• ”اچھی بات ہے۔ اب تم چوری شروع کر دو۔ میں دیکھوں گا کہ تم کیا چرا لے جاتے ہو؟“

• ”مجھے جانے دیجیے۔“ اس نے خوف زدہ آواز میں کہا۔

• ”نہیں۔ بہتر ہے کہ تمہارا سر ہی....“

• ”نہیں“ وہ آدمی دونوں ہاتھ پھیلا کر بھاگا۔

• ”آہستہ... آہستہ بولو۔“

• ”نقاب...“ عمران نے آہستہ سے کہا۔ بلیک زیرو نے جیب سے نقاب نکال کر چہرے پر چڑھالی۔ عمران بھی نقاب لگا چکا تھا۔

کمرے کے اندر خوف زدہ آدمی کی گھگی بندھ گئی تھی۔ مگر گوریلا نما آدمی دونوں ہاتھ پھیلائے آہستہ آہستہ دوسرے آدمی کی طرف بڑھ رہا تھا اور دوسرا آدمی کھسکتا ہوا دروازے کی طرف کھسک رہا تھا۔

• ”بتاؤ مجھے اپنے باقی ساتھیوں کے نام اور پتے بتاؤ۔“ گوریلا نما آدمی آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا۔ دوسرے ہی لمحے میں عمران اندر تھا۔ بلیک زیرو نے ریوالور نکال لیا۔

• ”تم لوگ بیچ بچ کر دوسروں کی نیندیں کیوں برباد کر رہے ہو؟“ عمران نے کہا۔

گوریلا نما آدمی رک گیا۔

• ”بہت خوب۔ میرا خیال ہے کہ اب تم تینوں ہی یکے بعد دیگرے میری... باری باری سے تم تینوں کے گلے گھونٹ دوں گا۔ مار ڈالنے کے بعد گردن الگ کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔“ گوریلا غرایا۔

• ”اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ۔“ بلیک زیرو للکارا۔

• ”تم شوق سے فائر کر دو۔“ جواب ملا۔

• ”یہ ریوالور بے آواز ہے۔“ بلیک زیرو نے کہا۔

• ”پرواہ نہ کرو... میں بھی خاموشی سے مر جاؤں گا۔“

• ”بے کار گولیاں ضائع نہ کرنا۔“ عمران بولا۔ ”اس نے بلٹ پروف جیکٹ پہن رکھی ہے۔“

• ”جیسے جاہل کا علم ہو تو بہتر ہے۔ مگر بڑا جوش ہے یار۔“

• ”خود کو ہمارے حوالے کر دو... بچاؤ اسی میں ہے۔“ عمران بولا۔

• ”آؤ... پکڑو مجھے... میں کہیں بھاگ تو نہیں رہا ہوں۔“

عمران آگے بڑھا... لیکن دوسرے ہی لمحے میں اسے ایک طرف جھٹکا پڑا اور گوریلا اپنے ہی زور میں سامنے والی دیوار سے جا ٹکرایا۔ پھر تیزی سے پلٹا تھا کہ بلیک زیرو نے اس کے سر پر ریوالور کا دستہ رسید کر دیا۔ کھٹاکے کی آواز آئی بالکل ایسی ہی جیسے دستہ پتھر پر پڑا ہو۔

• ”یہ کیسی حماقت کر رہے ہو۔“ عمران بولا۔ ”اس کے سر پر بھی بلٹ پروف کلاہ ہے۔“

گوریلا بلیک زیرو پر جھپٹ پڑا لیکن عمران دونوں کے درمیان آگیا۔ گوریلا بلیک زیرو کے بازو سے جھکائی دے کر پیچھے ہٹ گیا۔ مگر قبل اس کے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا عمران کی لات اس کے پیٹ پر پڑی اور وہ ایک بار پھر دیوار سے جا ٹکرایا۔ پھر بیچ ہی سے کسی گیند کی طرح اچھل کر اس بار حملہ شروع کیا تھا لیکن عمران نے پھر جھکائی دی اور دونوں ہاتھوں سے کر ایک لات پھر رسید کی۔

وہ در اصل اسے تھکا کر بے بس کر دینا چاہتا تھا۔ دفعتاً اسے دوسرے آدمی کا خیال آیا اور اس نے بلیک زیرو سے کہا۔ ”وہ کہاں گیا؟“

• ”اوہ... وہ نکل گیا شاید“ بلیک زیرو نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

• ”دیکھو۔“ عمران دہاڑا۔ ”وہ جانے نہ پائے۔“

بلیک زیرو راہداری کی طرف جھپٹا۔ حقیقتاً اسی کی غفلت کی بنا پر وہ نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ قصور اس کا بھی نہیں تھا گوریلے اور عمران کی کشمکش کچھ ایسی ہی دلچسپ تھی کہ وہ کسی دوسرے آدمی کے وجود سے غافل ہو گیا تھا۔

گوریلا پیچھے ہٹا۔ اب شاید اسے بھی اپنی حماقت کا احساس ہو گیا تھا۔ دیوار کے سہارے کھڑا ہو کر وہ ہانپنے لگا اور پھر عمران کو ایسا لگا جیسے وہ کھڑے ہونے میں بھی دشواری محسوس کر رہا ہو۔ وہ بائیں جانب کھسکتا چلا جا رہا تھا۔ عمران خاموش کھڑا دیکھتا رہا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں اس کی عقل ٹھکانے آگئی کیونکہ اس نے بھی عمران کو دھوکا ہی دیا تھا۔ غشی طاری ہونے کا مظاہرہ کر کے اس نے در اصل ریوالور نکال لینے کی مہلت حاصل کی تھی۔

• ”اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ۔“ وہ کسی درندے کی طرح غرایا۔

• ”میں کبھی ہاتھ اٹھانے کا عادی نہیں ہوں۔“ عمران نے جواب دیا۔ ”تم شوق سے فائر کر سکتے ہو۔“

• ”مجھے بھی اس کی پرواہ نہ ہوگی کہ فائر کی آوازیں رات کے سناٹے

میں لڑکوں کو جوڑ کا دے گی۔ مگر بے تفصیلی آواز میں بولا۔ پھر دفعتاً اس کی آواز سے خوش مزاجی ظاہر ہونے لگی۔ وہ کہہ رہا تھا۔ "مگر ٹھہرو۔ تم کون ہو۔ کیا اس آدمی سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے؟"

"تم فائر کرو... میرا اور اپنا وقت ضائع نہ کرو۔ میں بلٹ پروف کے بغیر ہی اپنا کام چلا لیتا ہوں۔"

"تمہیں میں فائر نہیں کروں گا۔"

"لیکن میں تمہاری شکل ضرور دیکھوں گا۔" عمران نے کہا۔ "پچھلے سال ایک بیٹا فرار ہو گیا تھا اس کے غم میں آج بھی میں رونے کی کوشش کرتا ہوں۔ مگر آنسو نہیں نکلتے۔ وہ بالکل تمہاری طرح ڈھیٹ تھا۔"

"اوہ..." کرخت آواز پھر تفصیلی ہو گئی۔ "تم مذاق کر رہے ہو"

"... ہیلو۔"

اس نے فائر جھونک دیا۔ عمران غافل نہیں تھا۔ ہٹ کر سنگ آرٹ آ گیا اور گولی سامنے والی دیوار سے ٹکرائی۔ اس نے پھر فائر کیا لیکن اس کا بھی یہی انجام ہوا۔ پھر تیسرا۔ لیکن چوتھے فائر نے اس کی شکل ضبط کر دی کیونکہ وہ عمران کی بجائے بجلی کے بلب پر کیا گیا تھا۔ کمرہ تاریک ہو گیا۔

عمران نے تیز آنکھوں کی آواز سنی اور پھر قبل اس کے کہ وہ کوئی رد عمل کرتا بھاگتے ہوئے قدموں کی آواز بڑی تیزی سے دور چلی گئی۔ عمران بھی دروازے کی طرف جھپٹا۔ یہ ایک دلچسپ پوزیشن تھی۔ گولی مار دینے کی دھمکی بھی کارگر نہ ہوتی کیونکہ بھاگنے والے کے جسم پر بلٹ پروف موجود تھے۔ دفعتاً عمران نے بلیک زیرو کی آواز سنی جو شاید اسے کمپاؤنڈ میں سے گولی ہی مار دینے کی دھمکی دے رہا تھا۔

پھر جاتے والے کمرے میں ٹارچ کی روشنی نظر آئی اور کوئی بھاگتا ہوا آدمی عمران سے ٹکرایا۔ "بھاگ گئے"۔ [illegible]

عمران صدر دروازے کی طرف جھپٹا اور وہ دونوں بڑے اطمینان سے سڑک پر آ گئے کیونکہ ادھر سناٹا تھا۔ شاید پولیس والوں کو ٹوٹی ہوئی کھڑکی نے اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔ اب ان کے چہروں پر نقاب نہیں تھے۔ وہ بالکل اس انداز سے چلتے رہے جیسے چہل قدمی کے لئے نکلے ہوں۔

"کچھ بھی نہ ہوا جناب۔" بلیک زیرو نے مغموم لہجے میں کہا۔

"بہت کچھ ہوا۔" عمران نے لاپرواہی سے کہا۔ "جو کچھ گزر جائے اس کے متعلق کبھی نہ سوچو۔"

"نہیں جناب میں بہت نادم ہوں۔ وہ پہلا آدمی تو سو فیصدی میری ہی غفلت کی بنا پر نکل گیا۔"

"اور وہ دوسرا آدمی مجھے کو تڑ گیا۔" عمران ہنس کر بولا۔ "اس نے جب دیکھا کہ میں فائر کرنے کے باوجود بھی کچھ نہ بگاڑ سکا تو چوتھا فائر بلب پر کر کے اندھیرے میں نکل بھاگا... خیر اس سے ایک فائدہ ضرور ہوا یعنی یہ بات واضح ہو گئی کہ اس سلسلے میں دو مختلف گروہ زور آزمائی کر رہے ہیں۔

مقصد جو کچھ بھی ہو وہ دوسرا آدمی جو گولیوں کا شکار ہونے والا تھا۔ غالباً انہی لڑکوں میں سے تھا جن کے سر شہر کے مختلف حصوں میں پائے گئے ہیں۔"

"مگر ان سروں کی نمائش کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟"

"دوسرے گروہ کو مرعوب کرنا۔ فی الحال میں اس کے علاوہ اور کسی نتیجے پر نہیں پہنچا۔"

"یعنی وہ گروہ جو انہی لڑکوں کا ہے تھا جنہوں نے چار آدمیوں کے سر کاٹ کر شہر کے مختلف حصوں میں ڈال دیئے تھے؟"

"ان دونوں کی گفتگو سے تو یہی ثابت ہوتا ہے۔"

"لیکن آپ اس وقت یہاں آئے کیوں تھے؟"

"کسی ایسی چیز کی تلاش میں جس سے ایک آدھ کی شخصیت پر روشنی پڑ سکے۔"

"لیکن کھیل تو ختم ہو گیا۔"

"نہیں کھیل تو غالباً اب شروع ہوا ہے۔" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

* * *

دوسری صبح عمران نے فون پر روشی کی آواز سنی۔ وہ کہہ رہی تھی۔ "زخم کی حالت بہتر ہے لیکن وہ بچے کے لئے بہت بے چین ہے۔ عمران یہ دونوں ماں بیٹی بہت شریف ہیں لیکن دنیا میں ایسے شریف کہاں ملیں گے جو کسی دوسرے کی شرافت سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔"

"مائی ڈیئر" عمران گھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "یہ تم اخلاقیات پر لیکچر دے رہی ہو یا رپورٹ پیش کر رہی ہو؟"

"تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو؟"

"ان کے اعزہ پر اس کا کیا ردعمل ہوا ہے؟"

"جب میں ان کے اعزہ کو جانتی ہی نہیں تو اس سوال کا جواب کیا دے سکوں گی۔"

"ان سے ملنے کے لئے کوئی بھی نہیں آیا؟"

"نہیں ابھی تک تو کوئی بھی نہیں آیا۔ وہ دونوں تنہا ہیں۔"

"لڑکی کو اپنے اعتماد میں لینے کی کوشش کرو۔ اس کی ماں کا بیان ہے کہ بچہ غیر قانونی نہیں ہے بلکہ دونوں کی شادی ہوئی تھی لیکن اس شادی کا باقاعدہ طور پر اعلان نہیں کیا گیا تھا۔ ان دو مردوں میں سے ایک وہی تھا جو اس کا شوہر تھا۔"

پھر اس نے سوٹ کیس اور بچے کی داستان دہرائی۔

"اوہ... عمران... تم نے مجھے اب تک اندھیرے میں کیوں رکھا؟"

"اتنا سمجھو بھی نہیں [illegible] ہوا کو جو بھی [illegible] تھا اسی آدمی کا تھا۔"

"میرے خدا..." روشی کی آواز کپکپا رہی تھی۔ "اتنا سنسنی خیز کیس اور تم نے مجھے اندھیرے میں رکھا۔ اچھا اب دیکھنا میں کیا کرتی ہوں۔"

"کیا مطلب...؟"

"بس دیکھ لینا۔"

"اب روشی تم کوئی غیر ذمہ دارانہ حرکت نہیں کرو گی۔"

"تم گھبرا جاؤ... جب چاپ دیکھتے جاؤ کیا تمہیں یقین ہے کہ لڑکی کی عورت کا بیان درست ہی ہو گا؟"

"اوہو... کیوں؟ ابھی تو تم ان کی شرافت کے گیت گا رہی تھیں۔"

"پچھلے واقعات کا علم ہوتا تو تم اتنا کیوں ان کی طرفداری کرتی۔"

"آخر لڑکی کے بیان پر یقین کیوں نہ کیا جائے۔" عمران نے کہا۔ "دنیا کی کتنی مائیں اتنی بے حد نہیں ہوتیں۔"

"آج... اچھا... کاش میں بھی ماں بن سکتا۔"

"نہیں بن سکتے۔ تمہارے اندر ماں کی صلاحیتیں نہیں ہیں۔"

"اچھی بات ہے... میں آج ہی سے شادی کی کوشش شروع کر دوں گا۔" عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا۔ وہ کچھ فکر مند سا نظر آنے لگا تھا۔

اس نے سلیمان کو آواز دی۔

"جی صاحب۔" وہ باورچی خانے سے بولا۔

"یہاں آؤ۔" عمران دہاڑا۔

"چائے میں ابھی کچھ دیر ہے صاحب۔"

"صاحب کے بچے یہاں آؤ۔"

سلیمان برا سا منہ بناتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔

"میں آج سے ہی مٹھائی کے علاوہ کچھ نہ کھاؤں گا۔"

"مٹھائی کے علاوہ"۔ سلیمان نے حیرت سے دہرایا۔

"ہاں... فوراً تیار کرو۔"

"آپ کچھ بھولے تو نہیں رہے صاحب؟"

"پتہ نہیں... اگر بھول ہی رہا ہوں تو یاد دلاؤ۔"

"غالباً آپ چنے کا حلوہ کھانا چاہتے ہیں لیکن چنے کی بجائے آپ کو مٹھائی یاد آ رہی ہے۔"

"ہائے مجھے تو بتاؤ کہ چنے کا حلوہ کیسے بن سکتا ہے۔"

"بن سکتا ہے صاحب۔"

عمران کچھ کہنے ہی والا تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ وہ اٹھ کر دوسرے کمرے میں آیا اور فون کا ریسیور اٹھایا۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو بول رہا تھا۔

[illegible] جناب۔"

"کہو کیا بات ہے؟"

"میں نے اس آدمی کا پتہ لگا لیا ہے جو پچھلی رات اس گھر میں تھا اور آدمی کا شکار بن گیا ہوتا۔"

"تفصیل۔"

"آج اتفاقاً صبح ہی صبح وہ مجھے ایک ٹیکسی میں نظر آ گیا۔ میں نے تعاقب شروع کر دیا لیکن پتہ نہیں وہ اس عمارت میں مقیم ہے یا وقتی طور پر پہنچا تھا۔"

"عمارت کہاں ہے؟"

"گرینڈ شم اسٹریٹ ہی میں ہے۔" جواب ملا۔ "اور اس کا نمبر [illegible] ہے۔ عمارت تین منزلہ اور شاندار ہے۔"

"یہ عمارت اسی لائن میں ہے جس میں آپ کی عمارت ہے؟"

"جی نہیں... اس لائن میں نہیں ہے۔" بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"خیر تو اس تعاقب کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔" عمران نے کہا۔

"جی نہیں... نتیجہ اگر برآمد بھی ہوا ہے تو میں اسے کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔"

"ہوں... کیا نتیجہ برآمد ہوا ہے؟"

"وہ گرینڈ شم اسٹریٹ کی تیرہویں عمارت میں گھسا اور دھکے دے کر نکال دیا گیا۔"

"اوہ..."

"جی ہاں... وہ خونخوار قسم کے پٹھان چوکیدار وہاں موجود تھے۔ انہوں نے بڑی بے دردی سے اٹھا کر اسے کمپاؤنڈ کے باہر پھینک دیا تھا۔"

"پھر اس نے کیا کیا؟"

"کچھ نہیں سڑک پر کھڑا دھمکاتا رہا کہ وہ اس عمارت کے مکینوں کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ دائر کرے گا۔"

"اور تم اس واقعہ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے؟"

"جی نہیں۔ اگر یہ واقعہ کسی شریف آدمی کو پیش آیا ہوتا تو الگ بات تھی۔"

"بس خاموش رہو۔" عمران غرایا۔ "پتہ نہیں آج کل میرے ساتھیوں کو شرافت کا ہیضہ کیوں ہو گیا ہے۔"

"م... مطلب یہ کہ..."

"کچھ نہیں خاموش رہو۔ اگر آئندہ میں نے تم کے جیسے تمہاری زبان سے سنے تو بہت بری طرح پیش آؤں گا۔" عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

* * *

روشی نے فون کر بند کر دیا۔ وہ صبح ہوتے ہی لڑکی اور بچی کے پاس جا رہی تھی۔ روشی نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ "میں نہیں جانتی کہ مجھے تم سے کتنی محبت ہو گئی ہے۔ میں یہاں اکثر آیا کروں گی۔"

جواب میں سہاوہ سسٹر... لڑکی نے کمزور آواز میں کہا۔ "تم ساری رات جاگتی رہی ہو۔"

"مجھے چین نہیں آئے گی اس وقت تک جب تک میں تمہاری طرف سے مطمئن نہ ہو جاؤں۔"

• واہ... لڑکیاں بھی بچ مر جائیں گی۔

• پگلی... روشنی اس کے گال پر ہلکی سی چپت لگا کر مسکرائی۔ "میں یہ کہہ رہی تھی کہ جب تک تمہارا انتظام نہیں ہو جاتا تمہیں نیند نہیں آئے گی تم رات بھر جاگتی رہتی ہو۔"

لڑکی کچھ نہ بولی۔ اس کے گالوں پر آنسو ڈھلک گئے تھے۔

• میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہیں کیسے بتاؤں... کیا وہ پاگل تھے یہ...؟"

لڑکی کچھ نہ بولی، صرف روتی رہی... پولیس والوں نے روشنی کو بھی بچے کے غائب ہو جانے کی داستان سنائی تھی لیکن اس کا بیان اس رپورٹ سے مختلف نہیں تھا جو اس نے پولیس کو دی تھی۔

روشنی خاموش بیٹھی اسے گہری نظروں سے دیکھتی رہی۔ "تمہیں یہاں نہ جانا چاہیے۔ صبر کرو۔ اگر دنیا کے سارے آدمی فرشتے ہو جائیں تو دنیا جنت بن سکتی ہے۔"

[illegible] کے لئے خاموش ہو کر لڑکی بولی۔

• اوہ... معاف کرنا۔ مگر میری اس بات سے تمہیں کوئی تکلیف پہنچی ہو۔"

• نہیں... وہ اس کا ہاتھ دبا کر بولی۔ "تم بہت اچھی ہو۔ بہت اچھی۔ میں اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتی ہوں۔ تم جھوٹ بولی ہیں۔ وہ بھی پاگل ہو گئی ہیں۔ وہ میرا شوہر نہیں تھا۔ اس نے مجھ سے شادی نہیں کی تھی۔ معاملہ بہت پرانا ہے... ایک [illegible] ملا تھا جس نے مجھے ایک ہوٹل میں لا کر رکھا تھا۔ میں نہیں جانتی کہ اس کی کیا مجبوری تھی لیکن وہ شادی کے بغیر مجھے کیسے رکھتا تھا... وہ سب کچھ دیکھتی رہیں اور ایسی باتیں نہیں کیں کہ اس سے شادی کے لئے کوششیں کریں۔ پہلے بھی وہ ایک شریف آدمی کی طرح یہاں آیا تھا اور میں اسے ایک مخلص دوست سمجھتی تھی، پھر... میں اپنے کو الزام دوں گی... مجھے اعتراف کرنا ہے کہ اس کا علم ہوا لیکن بے بس رہی اور پھنستی رہی... ان کا ساحل تو اس وقت صاف ہو گیا جب وہ بچے کو اٹھا کر لے گیا۔ پھر وہ بھی بھول گئیں کہ وہ انہیں بلیک میل کر رہا تھا اور اب بھی وہ انہیں نقصان پہنچا سکتا ہے۔ انہوں نے ایک افسانہ تراشا اور پولیس کو رپورٹ دے دی لیکن اب وہ پریشان ہیں کیونکہ ان کی تراشی ہوئی داستان بہت کمزور ہے۔"

لڑکی خاموش ہو گئی۔ روشنی نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا "ہاں تمہاری ہی بے عقلی ہوئی۔ انہیں اس سلسلے پر خاموش رہنا چاہیے تھا۔ کیوں کہ وہ دراصل وہی چیز لے گیا جو تمہاری ہی رسوائی کا باعث ہوتی۔ وہ تو کوئی بلیک میلر تھا مگر تمہاری ہی مخلص کیوں ہو جاتی ہیں۔"

"تم نہیں جانتیں۔ وہ ایسے چاولوں کا خیال ان کا ایسا ہے جو بھی کرتے ہیں ان کی نکلیں۔"

• اور ان کا خیال ہے کہ وہ آدمی ان کے خلاف کسی قسم کی آواز اٹھانے پر پھنس جائیں گی۔

• ہاں وہ یہی کہتی تھیں۔

• مگر انہوں نے یہ بہت برا کیا۔ انہیں پولیس کو غلط بیان نہ دینا چاہیے تھا۔"

• سب سے زیادہ پریشانی مجھے اسی بات کی ہے۔ مجھے راتوں کو نیند نہیں آتی۔ میں سوچتی ہوں کہ اگر پولیس کو حقیقت کا علم ہو گیا تو کیسی پریشانیاں ہوں گی... میرے خدا۔"

اس نے اپنا چہرہ چھپا لیا اور روشنی اس کا شانہ تھپکنے لگی۔ "گھبراؤ نہیں۔" اس نے آہستہ سے کہا۔ "ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے کسی کام آ سکوں۔ سنو... پولیس اب اس معاملہ کی طرف توجہ بھی نہیں کرنے پائے گی۔ میرے کچھ دوست ہیں۔"

• سب کچھ ہو سکتا ہے۔ تم اس الجھن کو [illegible] کی کوشش کرو۔ زندگی میں ایسے نشیب و فراز بہت آتے ہیں۔ اس کی پرواہ بالکل نہ ہونی چاہیے۔ اب پھر یہ سوچو کہ تمہارا معاملہ ابھی بالکل ڈھکا چھپا ہے۔"

• ہاں... پولیس سے افسانہ ہمارے گلے پڑ جائیں گے... آخر کار علم ہو جائے گا۔"

• میں کوشش کروں گی کہ پولیس کو اس سے روکا جائے... تم سونے کی کوشش کرو۔ میں ابھی آئی۔" روشنی اٹھ گئی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ عمران کو فوراً اطلاع دینی چاہیے تاکہ وہ معاملات کو آگے بڑھنے دے۔

⁂

کوٹھیوں والا [illegible] ایک خوبصورت عمارت کا تفتیشی [illegible] تھی۔ عمران اس کی بائیں جانب والی گلی میں کھڑا اس کھڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا جو اسی گلی میں کھلتی تھی۔ آج عمران کا ارادہ اس کھڑکی کے ذریعے [illegible] انداز میں بیٹھا بھی داخل ہونے کا تھا۔

قصہ دراصل یہ تھا کہ اس نے پہلے دن اس مکان کے پھاٹک سے داخل ہونے کی کوشش کی تھی لیکن پھاٹک پر کھڑے ہوئے دو پٹھان چوکیداروں نے راستہ روک لیا تھا۔ اس نے اپنا کارڈ نکال کر انہیں دینا چاہا لیکن انہوں نے اسے اٹھا کر سڑک پر پھینک دینے کی دھمکی دی تھی۔ وہ چپ چاپ واپس چلا آیا تھا لیکن پھر اس کھڑکی پر نظر پڑتے ہی دوسری تدبیر سوجھ گئی۔ حالانکہ یہ تدبیر بہت زیادہ خطرناک تھی لیکن عمران کے سر میں تو کچھ بھی سما جائے۔ ویسے وہ اتنا احمق بھی نہیں تھا کہ خواہ مخواہ کسی شریف آدمی کی پگڑی اچھالنے کی کوشش کرتا۔ اس نے پہلے ہی معلوم کر لیا تھا کہ اس عمارت کے مکین کیسے لوگ ہیں۔ وہاں ایک بڑی عمر کی بے حد [illegible] عورت رہتی تھی جس کے ساتھ دو جوان لڑکیاں بھی تھیں اور شہر کے چند صاحب حیثیت لوگ ان کے عمر رسیدہ تھے۔

ان تین دنوں میں وہ دو تین بار کھڑکی کھول کر عمران کو گالیاں دے چکی تھی۔ آج بھی جب معمول اس نے کھڑکی کھول کر تو کوئی بھی [illegible] کہا "آؤ... ہرا بھلا تم کیوں ہمارے پیچھے پڑے ہو۔"

• تم ہمارا بیچارہ کالا لونڈا ہے... ذرا رنگ..." عمران رو دینے والی آواز میں بولا۔ "تم اس کا کچھ نہیں کرو گے تو وہ مر جائے گا۔ پٹھانوں کو [illegible] کر دو... اندر سے راستے آنے دو۔"

• بھاگ جاؤ کتے کہیں کے۔"

• ہم نہیں... ہمارا چاچا جانے کتے کو بولتا... وہ بھی آئے گا... ہم بیچ بولتا ہے... مر جائے گا ہم... ہم کو اپنا پاس بلاؤ۔"

• اچھا ٹھہرو... ہم پٹھان کو بلاتا ہے۔"

• بلاؤ... بلاؤ... ہم تمہاری گلی میں مرے گا ابھی مرے گا۔"

عورت نے کھٹاک کے ساتھ کھڑکی بند کر دی اور عمران پھر کچھ سوچنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر بعد عورت آتی دکھائی دی۔ عمران سنبھل کر کھڑا ہو گیا۔ یہ ممکن تھا کہ وہ اس پر ہاتھ چھوڑ دیتی۔ "بلاؤ پٹھان کو۔" عورت اس کے قریب پہنچ کر بولی لیکن اس کی جھلاہٹ میں ہلکی سی مسکراہٹ بھی لرز رہی تھی۔

• بلاؤ" عمران نے انگریزی میں کہا۔ "میں تم سے نہیں ڈرتا مگر... میں تم سے بات یہ ہے کہ..." عمران خاموش ہو گیا۔ بالکل ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اس کے چہرے پر شرم کی سرخی دوڑ گئی ہو۔

• تم پاگل ہو گئے ہو۔" عورت آہستہ سے بولی۔ "تم کسی اچھے گھرانے کے لڑکے معلوم ہوتے ہو مگر تم نہیں جانتے کہ یہاں لڑکیوں کے اخراجات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔"

عمران نے اسے اپنے کوٹ کی جیبیں دکھائیں جو نوٹوں کی گڈیوں سے بھری ہوئی تھیں۔

• آؤ... آؤ... میرے ساتھ آؤ لیکن کے... ورنہ کوئی تمہیں قتل کر دے گا۔"

عمران اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ اس بار پٹھانوں نے کوئی تعرض نہ کیا۔ مگر اسے گھورتے ہی رہے۔

• بیٹھ جاؤ..." عورت نے نشست کے کمرے میں ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

عمران کے چہرے پر پیدائشی حماقت طاری ہو چکی تھی۔

• تم کہاں رہتے ہو؟"

• آسکر اسٹریٹ میں۔"

• اوہ... وہاں تو کرسچین ہی رہتے ہیں۔" عورت اسے گھور رہی تھی۔

عمران کچھ نہ بولا۔ وہ سر جھکائے بیٹھا رہا۔

• یہاں میرے پاس ایک بہت اچھی لڑکی ہے۔ مگر تمہیں یہاں کا پتہ کس نے بتایا تھا؟"

• میں ایک سال سے... تمہیں... تمہیں... ایک..."

• اوہ... اب یہاں آ کر تمہارا دم کیوں نکلنے لگا ہے۔ گلی میں تو بہت چہک رہے تھے۔" عورت مسکرائی۔

• میں... ف... فل... لڑکی کے لئے نہیں آیا... مجھے تو... تم سے..."

• کیا کہتے ہو؟" عورت چونک کر پیچھے ہٹ گئی لیکن دوسرے ہی لمحے میں اس کی آنکھوں سے حیرت جھانکنے لگی۔ پھر عمران کی آنکھیں ساون بھادوں شروع کر چکی تھیں۔ آنسو بڑی تیزی سے اس کے گالوں پر بہتے رہے۔

• ارے... ارے... یہ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ ٹھہرو میں لڑکی کو بلاتی ہوں۔"

• نہیں۔" عمران ہچکیاں لیتا ہوا بولا۔ "میں بد نصیب آدمی ہوں۔ مجھے لڑکیاں بالکل اچھی نہیں لگتیں۔"

• پھر تم یہاں کیوں آئے ہو؟"

• تمہارے لئے میں ایک سال سے تمہیں دیکھ رہا ہوں... اب... اب مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔"

• تم عجیب آدمی ہو۔"

• یہ میری بد نصیبی ہے... میں کیا کروں... میں شاید پاگل ہو گیا ہوں۔ میں جانتا تھا کہ تم بھی میرا مذاق اڑاؤ گی... وہی ہوا... اب میں خود کشی کروں گا۔"

عورت کچھ نہ بولی۔ اس کی آنکھوں میں الجھن کے آثار تھے۔

• تم بھی میرا مذاق اڑا رہی ہو۔" عمران اٹھتا ہوا بولا۔ "مجھے بے حد مایوسی ہوئی ہے۔"

• ارے بیٹھو... بیٹھو۔"

• نہیں آج تک کسی نے بھی میرا دل اس طرح نہیں توڑا۔"

• بیٹھ جاؤ۔ تم اس طرح نہیں جا سکتے۔ پٹھان تمہیں اس وقت تک باہر نہیں نکلنے دیں گے جب تک کہ میں ان سے نہ کہوں۔"

• وہ مجھے نہیں روک سکیں گے۔ میں ان کی پرواہ نہیں کرتا۔"

• بیٹھ جاؤ! کیسی باتیں کرتے ہو۔" عورت نے تنہائی [illegible] لہجے میں کہا۔ عمران بیٹھ گیا لیکن اس کے چہرے پر شدید رنجیدگی کے آثار تھے۔

• سچ سچ بتاؤ تم کیا چاہتے ہو؟"

• اوہ... میں کیا بتاؤں۔ مگر نہیں ٹھہرو... اپنے ڈیڈی سے پوچھ کر بتا سکتا ہوں۔"

• تم میرا مذاق اڑا رہے ہو۔" بڑی عمر کی عورت یک بیک بپھر گئی۔

• اگر تمہیں یہی اصرار ہے تو یہی سمجھ لو۔" عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور اب اس کے چہرے پر حماقت کے آثار نہیں تھے۔

عورت سرخ ہو گئی تھی۔ اس کے ہونٹ کپکپا رہے تھے اور ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی بھوکی شیرنی کی طرح عمران کو چیر پھاڑ کر کھانے لگے گی۔ دفعتاً اس

نے میز پر رکھی ہوئی تختی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"کیوں، کیا مجھے ٹکڑوں سے کرکے کسی کو بھاؤ گی؟" عمران نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"یقیناً تم کوئی فضلے ہو۔"

"اوہو... تو کیا یہاں شریف آدمی آتے ہی نہیں" عمران نے مسکرا کر کہا۔ "مگر دیکھو میں اس گدھے کی طرح تو بھی نہیں ہوں جسے کچھ دن پہلے تمہارے پٹھانوں نے اٹھا کر سڑک پر پھینک دیا تھا۔"

"وہ... " عورت کے ہونٹ سکڑ گئے اور آنکھیں پھیل گئیں۔ لیکن پھر دوسرے ہی لمحے اس کی [illegible] عمران خاموش بیٹھا رہا مگر پیچھے ہی وہ دونوں پٹھان کمرے میں داخل ہوئے عمران نے انہیں پشتو میں پوچھا۔ "کیا تم پٹھان ہی ہو؟"

"ہاں ہم پٹھان ہیں" ایک نے کہا۔

"مگر پٹھان تو بڑے غیور ہوتے ہیں"

"ہاں۔ یقیناً..."

"مگر تم تو غیور نہیں ہو"

"کیوں؟" دونوں کو بیک وقت غصہ آگیا

"غیور آدمی مر جاتے ہیں لیکن کسی طوائف کی نوکری نہیں کرتے۔ یہ طوائفیں ہیں۔ ان کا پیسہ حرام ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ طوائفیں کیسے کماتی ہیں۔ تم جانتے ہو اور وہ پیسہ تمہیں ملتا ہے"

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"اس آدمی کو یہاں سے نکالو" بوڑھی عورت نے عمران کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ہم تمہارا نوکری نہیں کرے گا تم رنڈی ہے" جواب ملا۔ بوڑھی ساکت رہ گئی۔ پٹھان دروازے کی طرف مڑ گئے۔ بوڑھی کے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکلا۔

"اب چلو یہ بیکار ہے" عمران نے ہنس کر کہا۔ "ایسے اچانک قسم کے انقلابات میری جیب میں پڑے رہتے ہیں"

"اب میں پولیس کو بلاؤں گی"

"مجھے بے حد خوشی ہوگی جب میں تمہاری داستان پولیس کی زبانی سنوں گا۔ تم پولیس کو یہ بھی بتانا کہ [illegible] پولیس ان پٹھانوں [illegible] نہیں بتاؤ گی کہ تم نے غریب ایک ساتھی کو ان پٹھانوں کے ہاتھوں کیوں ذلیل کرایا تھا"

"وہ ایک برا آدمی تھا اور کسی اچھی نیت سے نہیں آیا تھا"

"وہ تو یہاں صرف ایک نیت آدمی کا داخلہ ممکن ہے"

"میں نہیں جانتی کہ تم کیا چاہتے ہو۔ ورنہ میں اتنی دیر تک تمہاری بکواس سن رہی تھی۔"

"ویسے مجھے نہیں پتہ [illegible] ہر جانے کا بہانا تھا کہ صرف چار آدمیوں کے ہونے سے گروہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ ایک آدھ تو خیر گروہ میں کوئی اہمیت نہیں رکھتے تھے۔ اچھا تا تا۔"

عورت صوفے پر [illegible] ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس کے ہاتھ پیر ڈھیلے ہو گئے ہوں۔

عمران چپ چاپ [illegible] سے نکل آیا تھا۔ بیس منٹ بعد وہ ایک پبلک ٹیلیفون بوتھ سے بلیک زیرو کو فون کر رہا تھا۔ "ہیلو" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"ایکس ٹو"

"یس سر"

"گریشم مرڈر کے تیرھویں مکان کی نگرانی ضروری ہے۔ مارک کرو کہ وہاں کس قسم کے لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہے۔"

"بہت بہتر جناب۔ مگر میری ایک الجھن دور فرمائیے۔"

"کیا بات ہے؟"

"ایک آدھ [illegible] کے مکان میں ان دونوں کی موجودگی کا کیا مطلب تھا۔ کیا وہ دونوں کسی چیز کی تلاش میں وہاں آئے تھے؟"

"یقیناً انہیں کسی چیز کی تلاش تھی۔ [illegible] کیونکہ اس کی دوسری ہی رات کو گئے وہاں کسی کام کی چیزیں ملی تھیں۔"

"اوہ... تو آپ دوسری رات کو بھی وہاں تشریف لے گئے تھے۔"

"ہاں۔ جب ہی تو کسی کام کی چیز ہاتھ آئی [illegible] کوشش یہی ہے کہ وہ ادھورا نہ رہنے پائے۔"

"جنت مکانی مرحوم کے گھر کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ وہ کام کی چیز کیا تھی؟"

"ہمپ... ہم... ایک خط تھا۔ جس میں تیرھویں مکان کے کسی فرد نے [illegible] مرحوم کو مخاطب کر کے لکھا تھا کہ اسے اپنی حرکتوں سے باز آجانا چاہئے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ بعد میں پچھتانا پڑے۔"

"اوہ! تب تو واقعی وہ خط بہت اہم تھا" بلیک زیرو نے کہا۔ لیکن عمران سلسلہ منقطع کر چکا تھا۔

* * *

جولیا اس خیال سے بہت ہی پریشان تھی کہ اب [illegible] میں اس کی کوئی وقعت نہیں رہ گئی۔ ایک زمانہ وہ تھا جب وہ 'ایکس ٹو' کے سارے پیغامات اسی کے ذریعے اپنے ماتحتوں تک پہنچایا کرتا تھا مگر اب وہاں عمران کا طوطی بول رہا تھا۔ اس کی دانست میں عمران جو کچھ بھی کرنا چاہتا تھا کر گزرتا تھا اور ایکس ٹو کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی تھی۔ اسے یہ دیکھ کر اور زیادہ غصہ آتا تھا کہ عمران کے ساتھ ہی روشی کی بھی بن آئی ہے۔

وہ ان خیالات میں الجھی ہوئی تھی کہ عمران آگیا۔ سب سے پہلے اس نے حسب معمول "چیف جھاڑو" کی باتیں شروع کیں لیکن جولیا کا موڈ بہت زیادہ خراب دیکھ کر وہ خاموش ہو گیا۔

دفعتاً اس نے عمران سے پوچھا "کیا ایکس ٹو نے روشی کی خدمات بھی حاصل کر لی ہیں؟"

"نہیں تو وہ میری پرائیویٹ سیکرٹری ہے۔"

"اور کسی زمانے میں وہ ایک پیشہ ور لڑکی تھی" جولیا نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"یہ بھی درست ہے" عمران نے لاپروائی سے جواب دیا۔

"لیکن تمہیں کیا حق حاصل ہے کہ تم حکومت کے رازوں میں اسے بھی شریک کرو۔"

"وہ خود بھی ایک بہت بڑی حکومت ہے مس فٹز واٹر۔"

جولیا کچھ نہ بولی۔ اسے عمران کی باتوں پر غصہ آرہا تھا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ عمران روشی کے متعلق اس انداز میں گفتگو کرے۔ عمران [illegible] کر بالکنی پر چلا گیا اور جولیا نے [illegible]

"باہر سڑک پر دو ایسے آدمی موجود ہیں جو گریشم مرڈر سے میرا تعاقب کرتے ہوئے یہاں تک آئے ہیں۔ تم اپنے ساتھیوں کو فون کر دو کہ وہ یہاں پہنچ جائیں اور اس وقت تک ان دونوں آدمیوں کا تعاقب کریں جب تک وہ میرا تعاقب کر رہے ہوں۔"

"میں یہ کام نہیں کر سکتی۔"

"جہنم میں جاؤ" عمران برا سا منہ بنا کر اٹھتا ہوا بولا "تم ایسے [illegible] پر شرالی کے عمران کو بھول جاتی ہو۔"

"ٹھہرو" جولیا اٹھتی ہوئی بولی "تمہیں کیا حق حاصل ہے کہ مجھ سے ایسے لہجے میں گفتگو کرو۔"

عمران اس کی بات کا جواب دیئے بغیر آگے بڑھ گیا۔

وہ نیچے آیا اور کنکھیوں سے ان آدمیوں کی طرف دیکھتا ہوا جو اس کے انتظار میں وہاں موجود تھے ایک گلی میں مڑ گیا۔ وہ دونوں آدمی بھی اس کا تعاقب شروع کر دیا تھا۔ جولیا نے بھی کھڑکی سے دیکھا کہ عمران نے غلط نہیں کہا تھا۔ وہ دونوں آدمی اس کا تعاقب کر رہے تھے۔ جولیا نے غصے میں عمران کی تجویز رد تو کر دی تھی لیکن پھر اس سے صبر نہ ہو سکا اور وہ خود بھی اس کے پیچھے دوڑ گئی۔

اب عمران سب سے آگے تھا اور اس کے پیچھے وہ دونوں آدمی تھے جن کا تعاقب جولیا کر رہی تھی۔

گلی سے نکل کر عمران اپنی کار میں جا بیٹھا جسے وہ [illegible] چھوڑ کر جولیا کے فلیٹ تک پیدل گیا تھا۔ تعاقب کرنے والوں نے ایک موٹر سائیکل سنبھالی۔ جولیا ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ اس کی کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے [illegible] نظر نہیں آرہی تھی عمران کی کار چل پڑی اور موٹر سائیکل بھی اسٹارٹ ہو گئی۔

اتفاق تھا کہ جولیا کو ایک خالی رکشا مل گیا۔

"چلو اس موٹر سائیکل کے پیچھے چلو" اس نے رکشا میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بہت اچھا صاحب" رکشے والے نے جواب دیا۔

کچھ دیر بعد عمران نے اپنی کار سینٹ ورتھ کالونی کی ایک عمارت کے سامنے روکی جہاں پچھلے دنوں جولیا کو ایک تلخ تجربے سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ موٹر سائیکل ایک دوسری سڑک پر مڑ گئی اور جولیا کا رکشا آگے بڑھتا چلا گیا۔

عمارت پر اب بھی "ٹو لیٹ" کا بورڈ لگا ہوا تھا لیکن آج عمران نے [illegible] کا شیشہ توڑا اور کسی انداز کی مدد سے قفل پر زور آزمائی [illegible] کی کلائی سے [illegible] دروازہ اور اپنے پیچھے دروازہ بھیڑتا ہوا اگلے [illegible] لیکن ابھی وہ [illegible] نہیں پہنچا تھا کہ کسی نے اسے للکارا۔

"خبردار ٹھہر جاؤ"

عمران چونک کر مڑا۔ [illegible] ایک کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ [illegible] عمران کی طرف تھا۔ دوسرے نے ایک [illegible] عمران کو [illegible] کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے کہ پانچوں کی ہی [illegible] کر [illegible] وہ پستول کو گھور رہا تھا۔

"کیوں؟ کیا ارادہ ہے؟" اس نے مسکرانے والے انداز میں پوچھا۔

"ایک ہاتھ میں ریوالور اور دوسرے میں [illegible] زردہ شاعروں کے محبوب سے بھی دس جوتے زیادہ معلوم ہوتے ہو۔"

ڈاکٹروں کا کہنا ہے اگر انسان اپنی بیماری کو جان لے تو اس کا تدارک آسان ہو جاتا ہے اور بہت معمولی معمولی دواؤں سے وہ اپنا علاج خود کر سکتا ہے۔ عالی جناب ڈاکٹر پی سی گپتا نے معجزہ دکھانے والی دو سو ہومیو پیتھک دوائیں اور ان کے استعمال کے طریقے "ہومیو پیتھک ڈاکٹر بنو" نامی کتاب قیمت صرف -/۱۰ روپے میں درج کر دیے ہیں۔ اس کتاب کی مدد سے غریب و نادار لوگ پیسے بچا کر بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ "کتاب والا" سے طلب کریں۔

تھوڑا لاؤنج گیا۔ شاید اسے اس آدمی صاحب بہادر کی [illegible] ہوئی تھی۔ اور ادھر تم گری چلاؤ اور تم تھوڑے سے وار کرو۔ جس کی پیٹھ کا سہارا ہو گا اسے دکھ پڑے گا اس پر وار ہوں گا۔

مگر کر زمین کو روکنا۔ دھکا دیا اور دوسرے نے کہا اور پھر اور بھی رکھ لیا۔ پھر اس طرح آگے بڑھا جیسے عمران کو [illegible] ہو جیسے گرا لینے میں کوئی دشواری نہ ہو گی۔

عمران چپ چاپ کھڑا رہا اور اس آدمی نے تقریباً تین گز کے فاصلے سے اس پر چھلانگ لگائی لیکن [illegible] عمران اس کے سر پر [illegible] کی طرف بڑھا۔ تھوڑے والے نے بڑی پھرتی سے اس پر حملہ کیا لیکن تھوڑ دیوار پر لگا اور عمران کا ہاتھ اس کی گردن پر... دوسرے ہی لمحے میں عمران نے [illegible] اسی وقت جولیا بھی راہداری میں داخل ہو گئی۔

اوہ۔ وہ جہاں [illegible] پہلے آدمی کے سر پر پڑنے والی ٹھوکر نے اسے بیکار کر دیا تھا اور دوسرے کے لیے اتنی زبردست [illegible] کم تھی۔ دونوں بے ہوش پڑے تھے۔

اب عمران جولیا کی طرف پلٹا اور وہ اس کے تیور دیکھ کر گھبرا گئی۔ بالکل ایسا ہی معلوم ہوا تھا جیسے وہ اسے بھی اٹھا کر پٹخ دے گا۔

ارے... ارے... جولیا بوکھلا کر پیچھے ہٹی اور عمران اس طرح چونک پڑا جیسے اس نے یہ سب کچھ عالم خواب میں کیا ہو۔

”لا حول... لاحول...“ اس کے ہونٹوں پر ایک کھسیانی ہوئی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

”یعنی تم... ہوش میں نہیں تھے؟“ جولیا ہکلائی۔

”پتہ نہیں۔ ویسے ہوا تم پر کسی [illegible] آگ کی طرح میری آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔“

”یہ کون ہیں؟“

”وہی جنہوں نے چار آدمیوں کو گرا دیا کوئی نہیں۔ اچھا اب آپ چپ چاپ یہاں سے کھسک جاؤ کیونکہ اب یہاں ایک انتہائی خوفناک کھیل شروع ہونے والا ہے۔“

”میں نہیں جاؤں گی۔“ جولیا نے کہا۔

”کیا تم نے اپنے دوسرے ساتھیوں کو بھی اطلاع دے دی تھی؟“

”نہیں...“

”کیوں؟“ عمران کی آواز غصیلی تھی۔ جولیا نے اس کی طرف دیکھا اور گھبرا کر نظر دوسری طرف ہٹا لی۔ وہ اس وقت عمران نہیں معلوم ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھوں سے درندگی جھانک رہی تھی۔ ”جاؤ...“ وہ غرایا۔

جولیا مڑی اور لڑکھڑاتے قدموں سے چلتی ہوئی راہداری کے سرے تک آئی اور پھر عمران کی طرف دیکھا جو بے ہوش آدمیوں کو گھسیٹ کر لا کر ایک کمرے میں ڈال رہا تھا۔ جولیا دم بخود کھڑی رہی۔ عمران نے کا دروازہ بند کر کے صحن کی طرف چلا گیا۔ جولیا چند لمحے کھڑی رہی اور پھر باہر چلی گئی۔

◉

وہ بہت پریشان تھی اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ سینٹ لارنس کالونی کی ڈیکن لاج سے واپس آئے دو گھنٹے گزر چکے تھے اور وہ مستقل طور پر اختلاج قلب میں مبتلا ہو گئی تھی۔ عمران اس عمارت میں تنہا تھا اور جن لوگوں سے خود جولیا کا سامنا ہو چکا تھا وہی اسے بہت خطرناک معلوم ہوئے تھے اور اب تو شاید بات ان لوگوں تک جا پہنچی تھی جنہوں نے ان خطرناک آدمیوں کے سر کاٹ کر ادھر ادھر پھینک دیے تھے۔ اس نے کئی بار ایکس ٹو سے فون پر رابطہ قائم کرنا چاہا لیکن وہ نہیں ملا۔ پھر اس نے ٹرانس میٹر بھی آزمایا مگر وہی مایوسی۔

وہ ایکس ٹو کے حکم کے بغیر سیکرٹ سروس کے آدمیوں کو اس کی مدد کے لیے نہیں بھیج سکتی تھی کیونکہ ادھر کچھ دنوں سے ایکس ٹو کا رویہ بتا رہا تھا کہ عمران اب باقاعدہ طور پر سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے۔

وہ الجھتی رہی۔ کبھی اٹھ کر ٹہلنے لگتی اور کبھی بیٹھ جاتی۔ اس کے لاشعور میں کہیں نہ کہیں عمران سے متعلق کوئی گرہ ضرور موجود تھی کیونکہ کبھی تو وہ اس سے اتنی شدید نفرت کرنے لگتی تھی کہ صورت دیکھنے کو بھی دل نہیں چاہتا تھا اور کبھی وہ اس کے لیے بے چین ہو جاتی تھی۔ اکثر ایسا ہوتا کہ وہ بڑی سرد مہری سے اسے اپنے فلیٹ سے نکال دیتی اور اکثر خود اسی کی تلاش میں ماری ماری پھرتی۔

اس نے ایک بار پھر ایکس ٹو کے نمبر ڈائل کیے اور جواب نہ ملنے پر اس انداز میں ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا جیسے سارا قصور فون ہی کا رہا ہو لیکن ٹھیک اسی وقت فون کی گھنٹی بجی۔

”ہیلو...“ اس نے ریسیور اٹھا کر ماؤتھ پیس میں کہا۔

”مس فٹز واٹر؟“ دوسری طرف سے کسی عورت کی آواز آئی۔

”یس فٹز واٹر اسپیکنگ۔“

”میں روشی بول رہی ہوں۔“

”اوہ کیسی ہو؟“ جولیا کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئیں۔

”میں معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ مسٹر عمران کہاں مل سکیں گے؟“

”میں کیا بتا سکتی ہوں۔ تم نے غلط جگہ فون کیا ہے۔“

”میں نے سوچا ممکن ہے تمہیں علم ہو۔“

”ٹھہرو... یہ بتاؤ... نہیں۔“ جولیا کچھ سوچتی ہوئی بولی۔ ”کیا تم غصے کی حالت میں اس کا سامنا کر سکتی ہو؟“

”میں نہیں سمجھی۔“

”مطلب یہ کہ اگر وہ غصے میں ہو تو کیا تم اس کا سامنا کر سکو گی؟“

”تک اس کے گالوں پر طمانچے بھی لگا سکتی ہوں خواہ وہ اس وقت اژدہے کی طرح پھنکار رہا ہو۔“

”تو پھر تمہیں اطلاع دے دوں کہ وہ پاگل ہو گیا ہے۔“

”میں نہیں سمجھی۔“

”وہ خوفناک ہے لیکن اس کی حالت اس پاگل سے مشابہ ہے جو گری ہوئی عمارتوں کے درمیان کھڑا ہو کر قہقہے لگا رہا ہو۔ اس پر خون سوار ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ...“

”ٹھہرو۔ مگر کم از کم اتنا تو بتا دو کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے؟“

”وہ۔ اوہ تو کیا تم اس کی مدد کرو گی۔“

”جولیا وقت برباد نہ کرو۔ اگر اس کا بال بھی بیکا ہوا تو...“

”تمہیں آ جانا چاہئے میرے فلیٹ میں۔ ہم دونوں ساتھ ہی چلیں گے۔ اس نے مجھے وہاں نہیں ٹھہرنے دیا تھا۔ [illegible]“

”اچھا میں آ رہی ہوں۔“ روشی نے اس کا جواب سننے سے پہلے ہی سلسلہ منقطع کر دیا۔

پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ جولیا کے فلیٹ میں تھی اور جولیا کہہ رہی تھی۔ ”وہ اس وقت سینٹ لارنس کالونی کی ایک عمارت ڈیکن لاج میں کوئی خطرناک کھیل شروع کر چکا ہو گا۔ [illegible]“ جولیا نے جو سب کچھ دیکھا تھا وہ اسے بھی بتایا کہ عمران اس وقت عمران نہیں معلوم ہو رہا تھا۔

”وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے کا ماہر ہے۔“ روشی مسکرا کر بولی۔ ”میرا خیال ہے کہ آج کی رات فیصلہ کن ہو گی۔ لیکن کیا وہ حقیقتاً تنہا ہے؟“

”تنہا۔ بالکل تنہا۔“

”کیا سیکرٹ سروس کے ممبر اس کی پشت پر نہیں ہیں؟“

”نہیں کوئی بھی نہیں۔“

”حالانکہ یہ کیس سیکرٹ سروس کا ہے۔ پتہ نہیں کہ تم لوگ کس قماش کے ہو کہ اپنے کسی ساتھی کا بھی خیال نہیں کر سکتے۔“

”مگر تم سیکرٹ سروس والوں سے متعلق کیا جانتی ہو۔“

”یہی کہ کچھ نہیں جانتی۔“

جولیا کو یہ بات بہت گراں گزری لیکن وہ خاموش ہی رہی۔ پھر تھوڑی ہی دیر بعد وہ دونوں سینٹ لارنس کالونی کی طرف جا رہی تھیں۔ جولیا بہت تیزی سے کار ڈرائیو کر رہی تھی۔ ”مگر تم خالی ہاتھ ہو گی۔“ جولیا نے کہا۔

”نہیں، میرے بیگ میں اعشاریہ پچیس کا [illegible] ہے۔“ روشی نے لاپروائی سے جواب دیا۔

جولیا اس طرح چونک پڑی جیسے اسے [illegible] لیکن روشی نے بیگ سے ریوالور نکال کر اسے دکھایا تو جولیا نے حیرت سے پوچھا۔

”تم اسے چلا بھی لوگی؟“

”کیوں نہیں۔ میں دو چار کی کھوپڑیاں تو اڑا ہی سکتی ہوں۔ فائر کرتے وقت جب تک اس کا احساس نہ ہو کہ ریوالور میں حقیقتاً گولی ہے نشانہ ٹھیک نہیں لگتا۔“ روشی نے لاپروائی سے کہا۔

”مگر اس کی حقیقت [illegible] ہے۔“

”لیکن میں اب اس شخص کی [illegible] ہوں۔“

جولیا کچھ سوچتی رہی [illegible] کار سینٹ لارنس کالونی میں پہنچ کر جولیا نے کار کی رفتار کم کر دی اور پھر کچھ دیر بعد وہ ڈیکن لاج کے سامنے سے گزریں۔

”یہی ڈیکن لاج ہے۔“ جولیا نے کہا۔

”[illegible] کوئی بھی نہیں ہے۔“ روشی بولی۔

”آگے... یہاں [illegible] کیا تمہیں کسی کھڑکی میں روشنی بھی نظر آئی تھی؟“ جولیا نے کہا۔

”میں نے دھیان نہیں دیا تھا۔“ روشی نے جواب دیا۔ پھر کچھ دور جانے کے بعد جولیا نے کار روک دی اور وہ دونوں یہاں سے ڈیکن لاج کی طرف پیدل

اعصابی [illegible] کا علاج

امریکی ریاست ٹیکساس کے شہر ڈالاس میں [illegible] ایک بوڑھی خاتون [illegible] کی ایک چھوٹی سی فیکٹری کی مالک تھی۔ اس نے اپنے تمام ملازمین کو حکم دے رکھا تھا کہ [illegible] کام ہر حالت میں روک دیا جائے اور تمام ملازم [illegible] کے مطابق پانچ منٹ مکمل آرام اور سکوت اختیار کریں۔ اس حکم کی پابندی سختی سے ہوتی تھی۔ ٹیلیفون کا سوئچ بورڈ بھی معطل کر دیا جاتا تھا [illegible] پانچ منٹ تک لیٹ کر آرام کرتا اور مکمل خاموشی اختیار کرتا۔ اس وقت اگر کوئی ملاقاتی آ جاتا تو اسے بھی [illegible] کا کہنا تھا کہ آج دنیا کے ہر فرد کے اعصاب پر دباؤ ہے۔ ہم اس دنیا کو تو نہیں بدل سکتے۔ تاہم اس دباؤ کا کچھ تدارک ضرور کر سکتے ہیں۔

وہ نہیں معلوم ہوتے جن کی ہمیں تلاش تھی۔ سیدھا سا کام ہے۔"

لیکن دونوں نے ایک دوسرے کی الجھن ان کی بے بسی کے پیش نظر بہت جلد سمجھیں کہا۔ "اگر ہمارے جسموں پر بلٹ پروف ہوتے تو ہم بھی آکر مر جاتے۔"

"مجھی... واہ۔" عمران نے ہنس کر کہا۔ "بڑی پیاری بات کہی ہے تم نے۔"

گوریلا اس فکر میں تھا کہ کسی طرح اس کے ہاتھ عمران کی گردن تک پہنچ جائیں اور عمران کوشش کر رہا تھا کہ اسے سر سے بلند کر کے پٹخ دے اسی اثنا میں گوریلا اسے دبوچ لینے میں کامیاب ہو گیا یعنی عمران اس دھوکے میں رہا کہ وہ اس پر جھپٹ پڑنے کی تیاری کر رہا ہے لیکن اس نے دروازے سے راہداری میں چھلانگ لگا دی۔ عمران اس کے پیچھے جھپٹا۔ روشنی عمران کے پیچھے دوڑی۔

کمرے میں پہنچ کر گوریلا ایک بار پھر عمران پر جھپٹ پڑا۔ عمران نے اس کا وار خالی دے کر کھڑکی پر ہاتھ ڈال دیا۔ کمرے میں اندھیرا تھا۔ روشنی کو صرف دھندلے دھندلے سائے نظر آ رہے تھے۔ اچانک اسے اپنی ٹارچ یاد آئی۔ بیگ سے ٹارچ نکال کر اس نے ان دونوں پر روشنی ڈالی۔

"آہا... یہ کون تکلف ہے۔" عمران بول پڑا۔

لیکن روشنی کچھ نہ بولی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ آخر اس جدوجہد کا انجام کیا ہوگا۔ اگر اس کے پاس اس کا ریوالور موجود ہوتا تو وہ گوریلے پر بے دریغ فائر کر دیتی۔

یک بارگی گوریلا عمران کے دونوں ہاتھ... نہیں حقیقتاً عمران کے پیر اکھڑ گئے تھے یا وہ کسی چکر میں تھا، گر پڑا۔ گوریلا اسے روشنی کی طرف لے جا رہا تھا۔ اچانک روشنی چیخی۔ "پولیس..." اور گوریلے کے پیر اکھڑ گئے تھے۔

بس اتنی لغزش کافی تھی۔ عمران اسے زمین سے اکھاڑ دینے میں کامیاب ہو گیا۔ گوریلے کو سنبھلنے کی مہلت ہی نہ مل سکی حالانکہ اس نے لنگر مارنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران کہاں سنبھلنے دیتا۔ پہلے زور میں اسے سینے تک اٹھایا اور دوسرے زور میں سر سے اونچا کر کے زمین پر پٹخ دیا۔ گوریلے کی چیخ سنائے میں دور تک لہراتی چلی گئی۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران اتنی دیر میں اس کے سینے پر سوار ہو چکا تھا۔ اس نے نقاب کے سوراخوں میں انگلیاں ٹھونستے ہوئے کہا۔ "چپ چاپ پڑے رہو۔ ورنہ تمہاری آنکھیں تو نہایت آسانی سے پھوڑی جا سکتی ہیں۔"

عمران نے اس کے چہرے پر بھی بلٹ پروف کی کنٹوپ محسوس کی۔ گویا وہ سر سے پیر تک آہن پوش تھا۔ پھر عمران نے روشنی کی مدد سے اسے بے نقاب کر دیا۔ مغلوب بری طرح ہانپ رہا تھا۔ اب شاید اس میں مقابلے کی سکت ہی نہیں رہ گئی تھی۔

⁂

روشنی کے لیے پہلا موقع تھا کہ ایک جرائم پیشہ اس کی آنکھوں کے سامنے بے نقاب کیا گیا تھا لیکن وہ حقائق سے بے خبر تھی۔ عمران نے ابھی تک اسے کچھ نہیں بتایا تھا۔ عمران تین دن تک غائب رہا اور ایک بار بھی اس کی شکل فلیٹ میں نہیں دکھائی دی۔ سب سے زیادہ الجھن روشنی کو اس بات پر تھی کہ آتے وقت وہ کہہ گیا تھا کہ کیس انتہائی خاموشی سے طے ہو چکا تھا۔ کبھی وہ خیال کرتی کہ اس کے متعلق کسی نے بھی نہیں بھانپ لیا تھا۔ وہ سوچتی کہ آخر وہ سوٹ کیس اور انگشتری کیسی تھی۔ عمران کے قول کے مطابق بھاگ دوڑ اسی وقت شروع ہوئی تھی جب انگشتری منظر عام پر آئی تھی۔

چوتھے دن عمران اس حال میں فلیٹ میں داخل ہوا کہ چہرہ اترا ہوا تھا اور کہیں غائب ہو جانے کی بنا پر تھکن کے آثار معلوم ہو رہے تھے۔ روشنی بے چین ہو کر پوچھنے لگی "آخر تم کہاں غائب ہو گئے تھے۔ تمہارے چہرے پر ہوائیاں کیوں اڑ رہی ہیں۔" آہا... میں کہا۔ شاید اس کیس کی الجھن نے تمہارا معدہ بھی خراب کر دیا ہے۔"

"تم تھے کہاں۔" روشنی نے آنکھیں نکال کر پوچھا۔

"میں جہاں بھی تھا غلط تھا۔ میرا آج صرف یہی ہو سکتا ہے کہ کسی قبر پر سجادہ نشین بن کر بیٹھ جاؤں۔"

"کیوں... کیا ہوا...؟"

"اگر وہ مجرم تھا آدمی نہ مل جاتا تو میں کہیں کا نہ رہتا کیونکہ وہ گوریلا مردوں کی طرح گوریلا ہی ثابت ہوا۔ اس نے ابھی تک زبان نہیں کھولی... حالانکہ اس کے خلاف کافی ثبوت مل چکے ہیں۔"

"اس کیس کا سر پیر بھی ہے کہیں۔"

"یہ کیس... اچھا تو سنو۔ پچھلے سال ایک حکومت کا ایک قاصد چند انتہائی اہم کاغذات لے کر یہاں آنے کے لیے روانہ ہوا تھا۔ وہ جو داخل اس ملک کے محکمہ سراغ رسانی کا نامور آفیسر لیو تادے کاسکر تھا۔ جو کاغذات وہ لا رہا تھا اگر کسی دشمن ملک کے ہاتھ لگ جاتے تو کئی ملکوں کی تباہی لازمی تھی۔ یہ بھی ممکن تھا کہ جنگ کے شعلے بھڑک اٹھتے۔ بہر حال وہ قاصد پُراسرار طور پر غائب ہو گیا۔ اس کے ملک سے صرف اتنی ہی اطلاع دی جا سکتی تھی کہ اس کی بعض اشیا پر اژدہے کی تصویریں بنی ہوئی تھیں اور انگشتری بھی اژدہے کی شکل کی تھی۔ ظاہر ہے جب ایسی چیزیں اچانک سامنے آئیں گی تو کیا ہوگا۔ تم جانتی ہی ہو کہ سوٹ کیس اور انگشتری کس طرح سامنے آئے۔ کیا یہ نہیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ چیزیں دیدہ و دانستہ سامنے لائی جا رہی ہیں۔ یہ چیز یقیناً چکرا دینے والی تھی۔ پھر جب تم نے فون پر اس لڑکی کا بیان دہرایا تو میرا نقطۂ نظر یکسر بدل گیا۔ مجھے سوچنا پڑا ممکن ہے آرتھر اور اس کے ساتھی اصل مجرموں کو بھی بلیک میل کرنے کی فکر میں رہے ہوں۔ یہی حقیقت بھی تھی۔ اصل مجرم جنہوں نے لیو تادے کاسکر کو کیوں قید کر رکھا تھا۔ گرینڈ اسٹریٹ کی اس بوڑھی عورت سے

بھی تعلق رکھتے تھے، جس کے متعلق میں نے تمہیں فون پر بتایا تھا۔ انہوں نے وہ سوٹ کیس، انگشتری اور ایک سگریٹ کیس لیو تادے کے یہاں امانتاً رکھوائے تھے۔ تم کہو گی کہ انہیں وہ چیزیں تلف ہی کر دینی چاہیے تھیں لیکن یہ کہنا غلط ہوگا کیونکہ انہوں نے محض اسے قید کیا تھا، قتل نہیں کیا تھا۔ وہ اس فکر میں تھے کہ اسے اس کی تمام چیزوں اور کاغذات سمیت کسی دوسرے ملک کے ہاتھ فروخت کر دیں۔ ظاہر ہے کہ اس کے لیے انہیں ایک بڑی رقم ملتی۔ کسی طرح وہ تینوں چیزیں آرتھر اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ گئیں اور انہوں نے ان مجرموں کو بلیک میل کرنا شروع کر دیا لیکن شاید مجرموں نے اس کا نوٹس ہی نہیں لیا۔ لہٰذا انہوں نے انہیں خوفزدہ کرنے کے لیے نئی چالیں چلیں۔ سوٹ کیس شارع عام پر ڈالا گیا اور اس میں ایک نوزائیدہ بچے کی لاش تھی۔ مقصد صرف یہی تھا کہ لاش کے وسیلے سے اس سوٹ کیس کی شہرت ہو جائے اور مجرم خوف زدہ ہو کر ان کے مطالبات پورے کرنے لگیں۔ وہ بلیک میلر یہ بھی جانتے تھے کہ محکمہ سراغ رسانی حرکت میں آگیا ہے۔ لہٰذا انہوں نے سینٹ لارنس کالونی کی عمارت ڈیگن لاج میں جولیا کو بھی مجبور کر کے قید کر دیا تھا کہ اس کا تعلق محکمہ سراغ رسانی سے ہے۔ وہ نہ تو اسے قید رکھنا چاہتے تھے اور نہ قتل کرنا چاہتے تھے۔ مقصد یہ تھا کہ محکمہ سراغ رسانی اپنی جدوجہد تیز کر دے لیکن دوسری طرف مجرم بھی کم نہیں تھے۔ انہوں نے آرتھر کا سر کاٹ کر میری کار میں ڈال دیا اور اس کے دونوں ساتھیوں کا بھی یہی حشر کیا۔ وہ بھی ان بلیک میلروں پر اپنی دھاک بٹھانا چاہتے تھے مگر شاید انہیں ان کی تعداد کا صحیح علم نہیں تھا میں ایک رات آرتھر کے مکان کی تلاشی لینے کی نیت سے وہاں گیا اور وہاں مجھے کچھ ملا تھا۔ اس کی اطلاع میں نے تمہیں فون پر دی تھی۔ بہر حال وہاں مجھے ایک ایسا خط ملا جس نے گرینڈ اسٹریٹ کی اس بوڑھی عورت تک رہنمائی کی اور پھر اس بوڑھی عورت سے ملنے کے بعد میں نے اندازہ لگایا کہ وہ عمارت مجرموں کا اڈہ ہے۔ بوڑھی پر میں نے ظاہر کیا کہ میں بھی آرتھر کے گروہ سے تعلق رکھتا ہوں اس کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ مجرم اس عمارت سے کچھ نہ کچھ تعلق رکھتے ہیں۔ بہر حال وہ میرے پیچھے لگ گئے اور میں نے بھی انہیں جال میں پھانسنے کے لیے وہی عمارت ڈیگن لاج استعمال کی جسے بلیک میلر استعمال کر چکے تھے۔ مجرموں کے گروہ کے دو آدمی میرا تعاقب کرتے ہوئے عمارت میں داخل ہوئے اور میں نے ان دونوں کی مرمت کر دی۔ ان میں سے ایک کو ایک کمرے میں بند کیا جس سے وہ بآسانی فرار ہو سکے۔ یہی ہوا۔ اس نے وہاں سے فرار ہو کر گوریلے کو حالات سے مطلع کیا اور پھر وہ سب ڈیگن لاج پر چڑھ دوڑے۔ دلیا بے چاری یہی سمجھی تھی کہ میں تنہا ہوں۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ میرے دوسرے ساتھی بھی اس کیس میں شریک ہو گئے تھے۔"

"لیکن لیو تادے کاسکر کا کیا ہوا۔ تم کہتے ہو کہ گوریلے نے زبان نہیں کھولی۔" روشنی نے کہا۔

"آرتھر کا وہ ساتھی جو بچ گیا تھا۔ اس سلسلے میں کار آمد ثابت ہوا۔ اسی سے آرتھر کی یہ داستان معلوم ہوئی ہے۔ پچھلے دو دنوں سے میں اسی کی تلاش میں بھٹکتا پھر رہا ہوں۔ اسے وہ جگہ معلوم تھی جہاں لیو تادے قید تھا لیکن وہ لوگ تو صرف مجرموں کو بلیک میل کر کے ان سے لمبی لمبی رقمیں اینٹھنا چاہتے تھے۔ خود لیو تادے ان کے لیے کوئی وقعت نہیں رکھتا تھا۔"

"آرتھر اس بوڑھی عورت کو کیوں بلیک میل کر رہا تھا؟"

"میرے خیال میں کبھی نہیں جا سکتا۔ لیکن وہ اسے بلیک میل کر رہا تھا مگر صرف اس لڑکی کے لیے۔ لڑکی بھی خاموشی سے برباد ہوتی رہی کیونکہ وہ مفلسی سے ڈرتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اگر جائداد اس کے ہاتھ سے نکل گئی تو انہیں فاقے کرنے پڑیں گے لیکن یہ قصہ اس لیے نہیں اٹھایا گیا تھا کہ وہ غیر قانونی طور پر کسی موقع پر استعمال کیا جائے۔ یہ تو محض اتفاق تھا کہ آرتھر سنسنی پھیلانے کے لیے اسی کو استعمال کر رہا تھا ورنہ جب لڑکی سے اس کے تعلقات ہوئے تھے اس وقت لیو تادے کاسکر کا قصہ ان کے خواب و خیال میں بھی نہیں تھا۔"

"ٹھہرو۔" روشنی ہاتھ اٹھا کر بولی۔ "اگر مجرموں نے آرتھر کا سر تمہاری کار میں ڈالا تھا تو وہ تمہیں پہچانتے بھی رہے ہوں گے۔"

"یہ کیسے ممکن ہے۔ اگر یہ بات ہوتی تو وہ بھی میرے جال میں کیسے پھنس جاتے۔ جب کہ میں اس بوڑھی عورت سے میک اپ میں ہی ملا تھا۔ اگر انہوں نے مجھے اس روز اس عمارت میں دیکھ لیا ہوتا جب آرتھر کا سر کار میں ڈالا تھا تو وہ ہرگز میرے جال میں نہ پھنستے۔"

روشنی کچھ سوچنے لگی اور عمران نے ستار اٹھایا لیکن روشنی نے دوسرے ہی لمحے میں اسے چھین کر کھڑکی سے باہر پھینک دیا۔

روانہ ہو گئیں۔ عمارت کے کمپاؤنڈ میں مختلف باغات پر مشتمل حصے اور درختوں کی کمرائی تھی وہ دونوں جھاڑیوں میں اور پھر رک گئیں۔ سب سے پہلے جولیا ہی کے قدم رکے تھے کیونکہ اسے وہ سرپٹ دوڑتی چلی تھا جو عمران کی کار میں فاصلہ اسی جگہ رکا تھا۔ روشی نے اسے روکا اور وہ پھر رک گئی تھیں۔

"مگر کیا یہ ضروری ہے کہ وہ اب بھی یہیں ہو؟" روشی نے کہا۔

"یقیناً۔ میرا خیال ہے کہ اس نے اس عمارت میں مجرموں کے لیے کسی قسم کا جال بچھایا ہے کیونکہ وہ خود ہی ان دونوں آدمیوں کو اپنے پیچھے لگا کر یہاں لایا تھا۔"

روشی خاموشی سے آگے بڑھتی رہی۔ وہ دونوں برآمدے میں ہی پہنچیں اور ایک کھڑکی سے انہیں راہداری میں روشنی دکھائی دی مگر بالائی دروازے اندر سے بند تھے۔ دفعتاً روشی نے جولیا کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف کھینچا اور پھر دوسرے ہی لمحے وہ دونوں فرش پر تھیں۔ جولیا نے بھی روشی کی نظروں کی سمت دیکھا۔ باہر کمپاؤنڈ میں انہیں ایک دھندلا سا سایہ نظر آیا جو آہستہ آہستہ برآمدے کی طرف بڑھتا آ رہا تھا لیکن پھر بائیں جانب مڑ کر ایک درخت پر چڑھنے لگا۔ پھر تو ایک نہیں نہ جانے کتنے سائے کمپاؤنڈ میں نظر آنے لگے اور وہ سب اسی درخت کی طرف بڑھ رہے تھے۔

اتنے میں اندر سے ستار کی آواز آئی اور روشی نے ایک طویل سانس لی۔ ستار بج رہا تھا اور سائے ایک ایک کر کے درخت پر چڑھتے رہے۔ درخت کی شاخیں بہت جھکی ہوئی تھیں۔ "کسی بڑی مصیبت میں پھنسنے والا ہے۔" روشی نے آہستہ سے کہا۔

"ستار کون بجا رہا ہے؟" جولیا نے پوچھا۔

"اس دیوانے کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے۔"

"وہ تنہا ہے؟" جولیا مضطربانہ انداز میں بولی۔ "اب کیا کیا جائے۔ ایک درجن سے کم نہیں معلوم ہوتے۔"

"میں نے تو عمارت پہلی بار دیکھی ہے۔" روشی نے کہا۔ "کیا اس درخت کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہے؟"

"ذریعہ... کیا بتاؤں... میں نے بھی اس عمارت کو اچھی طرح نہیں دیکھا۔ ویسے کسی کی بھی دیوار پر اگر کہیں بالشت بھر فٹ بھر ذرا اونچی ہوگی۔ تب پھر مجبوراً درخت ہی کو استعمال کرنا ہوگا۔" روشی نے کہا۔

"تم درخت پر چڑھ سکو گی؟" جولیا نے حیرت سے کہا۔

"کیوں نہیں؟"

دفعتاً انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے دروازہ کھولا ہو اور پھر انہیں اپنے قریب ہی ایک سایہ سا دکھائی دیا۔ یہ کوئی آدمی تھا اور شاید صدر دروازہ کھول کر باہر آیا تھا۔

وہ دونوں چپ چاپ بیٹھی رہیں۔ روشی کا خیال تھا کہ ممکن ہے وہ عمران ہی ہو لیکن وہ اب بھی بے حس و حرکت لیٹی رہی۔ سایہ بھی جگہ اس انداز میں چکر کاٹ رہا تھا جیسے کسی کو کھوج رہا ہو۔ اچانک اندر سے فائر کی آواز آئی۔ پھر سنائے میں فائر ہونے لگے لیکن سایہ جہاں تھا وہیں رہا۔ اس پر روشی کو حیرت ہوئی کہ وہ عمران بھی نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ ان میں سے ایک ہو سکتا ہے جو درخت پر چڑھ کر اندر گئے تھے۔ عمران سے تو اس کی توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ اندر سے فائروں کی آوازیں سنے اور باہر بیٹھا کھڑا رہے۔ ممکن ہے کہ یہ آدمی اس لیے باہر کھڑا کیا گیا ہو کہ اندر والوں کو باہر کا حال معلوم ہوتا رہے۔

روشی نے جولیا کا ہاتھ دباتے ہوئے آگے سرکنا شروع کیا۔

وہ دیوار سے لگ کر رینگنے لگی۔ اب سایہ ان سے تقریباً دو گز آگے تھا۔ روشی ہینڈ بیگ سے ریوالور نکال چکی تھی لیکن گرفت نالی پر تھی۔ ٹھیک سامنے کے پاس پہنچ کر وہ رکی اور پھر دیوار سے لگ کر کھسکنا شروع کیا۔

اس کا ریوالور والا ہاتھ اٹھا اور پوری قوت سے سایہ کے سر پر پڑا اور سایہ ہلکی سی آواز کے ساتھ فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ گرتے گرتے روشی نے دو چار ضربیں اور لگا دی تھیں۔ سایہ بے حس و حرکت ہو گیا۔ اندر سے اب بھی فائروں کی آوازیں آ رہی تھیں اور یہ آوازیں بھی تھیں کہ ان کے دور تک پہنچنے کا امکان نہیں تھا۔

روشی نے جھک کر جولیا کو بتایا کہ وہ اس آدمی کو بے کار کر چکی ہے جو کچھ دیر پہلے سامنے کھڑا تھا۔ جولیا نے خیال ظاہر کیا کہ کہیں اس آدمی کا تعلق پولیس سے نہ ہو۔ اس پر روشی نے ایک بہت بڑا خطرہ مول لیا یعنی ٹارچ روشن کی اور اس کی مدد سے بے ہوش آدمی کا جائزہ لینے لگی۔

"شکل سے ہی بدمعاش معلوم ہوتا ہے۔" اس نے آہستہ سے کہا۔

"تم بہت ہی چالاک ہو۔" جولیا نے کہا۔

"آؤ۔" روشی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔ دوسرے ہی لمحے وہ اندر تھیں۔ راہداری تاریک پڑی تھی۔ روشی اسے اسی طرح کھینچتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ دوسری طرف سے آوازیں آتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں۔ راہداری کے موڑ پر پہنچ کر ایک کھڑکی کے قریب ہی انہیں رک جانا پڑا کیونکہ کھڑکی کے شیشے روشن تھے اور اندر کچھ لوگوں کی موجودگی کا احساس بھی ہو رہا تھا۔ دفعتاً کسی نے غرا کر کہا۔ "تم دونوں اتنے بودے تھے کہ ایک آدمی کے ہاتھوں پٹ گئے۔ تم نے اطلاع دی تھی کہ وہ یہیں موجود ہے۔"

"جناب جس وقت میں فرار ہونے میں کامیاب ہوا تھا وہ موجود تھا۔"

"کہاں موجود تھا؟"

"اوپری منزل کی ایک کھڑکی میں۔"

"کیا تم نے اس کی شکل دیکھی تھی؟"

"نہیں کھڑکی کے شیشوں پر اس کا سایہ تھا۔"

میز کے پیچھے دوسری آواز کچھ اور زیادہ غصیلی ہو گئی۔ "وہ تو میں تم ایک گھنٹے پر نٹ بیٹھ کر دیکھ رہا تھا کہ دیکھ رہا تھا کہ [illegible] کر گئے تھے گر اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ..."

وہ ایک بیک خاموش ہو گیا۔ پھر دیر بعد پھر اس کی آواز سنائی دی وہ کہہ رہا تھا۔ "تم احمق ہو... یہاں اندر داخل ہو کر فائر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔"

"جہاں کھڑکیوں میں سائے دکھائی دے رہے تھے جناب اور وہ سب گئے اور فلیٹ بیٹ ہی ثابت ہوئے۔"

"اور تم گدھوں کی طرح ان پر گولیاں ضائع کرتے رہے۔ یہ بھی نہ سوچا کہ اس سے باہر والے بھی متوجہ ہو جائیں گے۔ اب جلد یہاں سے ویسے مجھے یقین نہیں ہے کہ اب ہم دھڑ دکھائے بغیر یہاں سے نکل سکیں۔ یہ عمارت ہمارے لیے چوہے دان بنتی جا رہی ہے۔"

ٹھیک اسی وقت کسی نے پیچھے سے روشی اور جولیا کی گردنیں پکڑ لیں اور اب انہیں اپنے سامنے بھی نقاب پوش نظر آئے جو آہستہ آہستہ آگے بڑھتے آ رہے تھے۔

روشی نے ریوالور کی نال پیچھے کھڑے ہوئے آدمی کے پیٹ سے لگا دی لیکن فائر کرنے کی نوبت نہیں آئی کیونکہ اس سے پہلے ہی اس کا ریوالور بھی لے لیا گیا تھا۔

پھر جیسے ہی کمرے کے اندر سے کچھ لوگوں نے باہر نکلنا چاہا...

نقاب پوشوں کے ریوالور ان کی طرف اٹھ گئے۔ روشی اور جولیا کی گردنیں چھوڑ دی گئیں اور انہوں نے عمران کی آواز صاف پہچانی جو کہہ رہا تھا۔ "جولیا! تم سے اچھی طرح سمجھ لوں گا۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ دفع ہو جاؤ مگر اب تم میری [illegible] کو بھی ساتھ لائی ہو۔" اور پھر ان دونوں کو پیچھے دھکیل دیا گیا۔

روشی کا قد جولیا سے نکلتا ہوا تھا اس لیے وہ پیچھے کھڑی رہ کر سب کچھ دیکھ سکتی تھی ورنہ اس کے آگے چار آدمی موجود تھے جن کی وجہ سے راہداری کی چوڑائی پر ہو گئی تھی۔ ان چاروں میں ایک یقینی طور پر عمران تھا جو لوگ کمرے سے راہداری میں آ رہے تھے وہ پھر الٹے پاؤں کمرے میں چلے گئے۔ ان کے پیچھے ہی عمران کے ساتھی بھی گھسے چلے گئے اور جولیا تو پیچھے ہی رہ گئی لیکن روشی کب ماننے والی تھی عمران کے ساتھیوں کے پیچھے ہی وہ بھی کمرے میں داخل ہوئی۔

ان لوگوں نے ہاتھ اوپر اٹھا دیئے تھے۔ جو پہلے ہی سے اس کمرے میں موجود تھے لیکن ایک اب بھی لاپرواہی سے کھڑا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ اوپر نہیں اٹھائے تھے۔ ان میں صرف یہی آدمی ایسا تھا جس نے اپنی شکل چھپانے کی کوشش کی تھی۔ اس کے سر سے چہرے تک کسی قسم کا چست لباس تھا اور آنکھوں کی جگہ دو سوراخ تھے جن سے آنکھیں بھی صاف نظر نہیں آ رہی تھیں۔

"تم ہاتھ اٹھانے سے رہے۔" عمران نے اسے مخاطب کیا۔

"آخر تم لوگ چاہتے کیا ہو؟" اس نے پوچھا۔

"یا... کیا یہ بات ابھی تک تم پر واضح نہیں ہو سکی۔"

"نہیں... اس گڑبڑ والے آدمی کے پیچھے میں شبہ تھا۔"

"ہمارا مطالبہ۔"

"کیا مطالبہ...؟"

"کیا اب تم مجھے اسی بات پر مجبور کرنا چاہتے ہو کہ تمہارا نقاب اتار دیا جائے۔"

"پتہ نہیں تم کیا بک رہے ہو۔"

"لیجئے صاحب" عمران مسکرایا۔

"تم پاگل ہو شاید۔"

"ان لوگوں کو باندھ لو۔" عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

لیکن ٹھیک اسی وقت گڑبڑ والے آدمی نے عمران پر چھلانگ لگائی اور وہ دونوں گتھم گتھا ہو گئے۔ عمران کے دوسرے ساتھی ان آدمیوں کو باندھ رہے تھے جو اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے کھڑے تھے۔

"ہو بیچ [illegible]" عمران سے گتھا ہوا دھاڑا۔ "دور کر مر جاؤ۔ یہ لوگ

رستم قلندر

ادھر ہیرو شاہ کا انتقال ہوا، ادھر تخت کے لیے [illegible] میں رسہ کشی شروع ہو گئی۔ ایک بھائی دوسرے بھائی کے خون کا پیاسا ہو گیا۔ شہزادوں [illegible] شہزادہ جہاں دار شاہ تھا [illegible] تخت [illegible] جہاں دار شاہ کے مخالف [illegible]

[illegible]

وقت آنے پر جہاں دار تخت پر بیٹھا تو رہان کو اس نے رستم ہند کا خطاب دیا۔

"پیر جمعہ" [illegible]